2 حقیقی شعبہ

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران معیشت میں وسیع البنیاد نمو دکھائی دی ۔ زرعی شعبے میں، خریف کی اہم فصلوں جیسے کپاس، چاول اور گنّے کی پیداوار گذشتہ برس کے مقابلے میں بہتر رہی؛ تاہم ربیع کے موسم میں شعبۂ فصل کے اظہاریے گندم کے رقبے میں کچھ کمی کی طرف اشارہ کرتے ہیں ۔ صنعت میں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم) کی سرگرمیاں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں تیز رہیں، کیونکہ گاڑیوں، تیار ملبوسات اور فولاد جیسے شعبوں نے مضبوط ترقی کی ۔ تاہم، دوسری سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی(ایل ایس ایم) کی نمو اور طلب کے بلند تعدد کے اظہاریے جیسے سیمنٹ کی ترسیلات اور پٹرولیم مصنوعات کی فروخت کسی قدر معتدل رہی ۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اجناس پیدا کرنے والے شعبے کی مجموعی معقول کارکردگی سے خدمات کے شعبے کی نمو کو تحریک ملی، جیسا کہ درآمدی نمو اور ایف ایم سی جی فرموں، کمرشل گاڑیوں اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت جیسے نیابتی اظہاریوں (proxy indicators) سے ظاہر ہوتا ہے ۔ لیبر مارکیٹ میں بھی استحکام کے آثار ظاہر ہوئے، کیونکہ تمام صنعتوں میں مزید ملازمین کی خدمات حاصل کی گئیں اور کاروباری برادری روزگار کے امکانات کے بارے میں پرامید رہی ۔

2.1 اقتصادی نمو

حقیقی شعبے کے بارے میں دستیاب معلومات سے پتا چلتا ہے کہ مالی سال 21ء کے دوران حاصل ہونے والی نمو کی رفتار مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں مزید بڑھ گئی۔ زراعت میں، چاول، گنّے اور مکئی کی متوقع ریکارڈ پیداوار کے ساتھ فصل کے شعبے کی کارکردگی گذشتہ برس کے مقابلے میں بہتر رہی۔ صنعتی شعبے میں، دوسری سہ ماہی کے دوران ظاہر ہونے والی کچھ سست روی کے باوجود بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی سرگرمیوں نے اپنی مثبت رفتار کو برقرار رکھا۔ درآمدات میں اضافے کے ساتھ ساتھ اجناس پیدا کرنے والے شعبے کی کارکردگی کا خدمات کے شعبے پر سازگار اثر پڑا۔ دریں اثنا، زیرِ جائزہ مدت کے دوران صنعتی کارکنوں کی تعداد اور اجرت میں اضافے کے باعث اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ کاروبار سروے میں بھی لیبر مارکیٹ میں مجموعی رجائیت کی عکاسی ہوئی۔

زرعی شعبے میں، خریف کی فصلوں (کپاس، چاول اور گنا) کا گذشتہ برس کی پیداواری سطحوں سے زائد رہنے کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ چاول اور گنے کی نمو بنیادی طور پر زیرِ کاشت رقبے میں اضافے کی وجہ سے ہوئی۔ یافت میں بہتری کی وجہ سے کپاس کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ موسمِ خریف کے برخلاف موسمِ ربیع کا پہلا نصف متعدد مسائل سے دوچار رہا۔ خام مال کے محاذ پر، کاشتکاروں کو آبپاشی کے پانی کی قلت اور کھاد، بجلی اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافے کا سامنا کرنا پڑا۔ مزید برآں، بوائی کی مدت میں معمول سے کم بارش نے مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران صورتِ حال کو مزید پیچیدہ بنا دیا۔ نتیجتاً، گندم (ربیع کے موسم کی اہم فصل) کے زیرِ کاشت رقبے میں گذشتہ برس کے مقابلے میں کمی واقع ہوئی۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں 7.5 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.5 فیصد تھا۔ زیرِ جائزہ مدت کے دوران شعبہ وار نمو میں حصہ ڈالنے والی معاون پالیسیوں کے ساتھ ساتھ طلب میں ہونے والا اضافہ اس کی وجہ تھا۔ خاص طور پر، زیرِ جائزہ مدت کے بیشتر حصے میں گاڑیوں کے شعبے نے ٹیکس میں نرمی اور سازگار زری پالیسی سے استفادہ کیا، جس سے گاڑیوں کی طلب بڑھ گئی۔[1] شعبۂ ٹیکسٹائل نے اپنی پیداوار کو بڑھانے کے لیے رعایتی مالی اسکیموں (جیسے ٹی ای آر ایف اور ایل ٹی ایف ایف) سے سرمایہ حاصل کیا۔ شعبۂ ٹیکسٹائل کے قدرِ اضافی کے حامل زمرے میں نمایاں نمو ہوئی، جیسا کہ تیار ملبوسات کی مضبوط بیرونی طلب کے ردعمل میں، پہننے والے ملبوسات کے ذیلی شعبے کی بڑھتی ہوئی پیداوار سے ظاہر ہے۔ دریں اثنا، فولاد کے شعبے میں تعمیراتی اور

---

[1] بالخصوص، زری پالیسی کمیٹی نے جولائی 2021ء میں پالیسی ریٹ کو 7 فیصد پر برقرار رکھا تھا، جس کے بعد پالیسی ریٹ میں 20 ستمبر کو 25 بیسس پوائنٹ (بی پی ایس)؛ 19 نومبر کو 150 بی پی ایس؛ اور 14 دسمبر کو 100 بی پی ایس اضافہ کیا گیا۔ چنانچہ، زیرِ جائزہ مدت کے دوران مجموعی طور پر 275 بیسس پوائنٹس اضافے کے ساتھ ریٹ بڑھ کر 9.75 فیصد ہو گیا۔

مکاناتی سرگرمیوں کے لیے دی گئی مراعات کے ساتھ ساتھ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلند پی ایس ڈی پی اخراجات سے مثبت اضافہ دیکھنے میں آیا۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں موسم خریف کے دوران زراعت اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں مثبت نمو کا خدمات کے شعبے کی سرگرمیوں پر سازگار اثر پڑا۔ درآمدات میں نمایاں اضافے کے ساتھ تھوک اور خردہ شعبوں نے ان پیش رفتوں سے استفادہ کیا۔ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں بھی سرگرمی تیز ہوئی، جیسا کہ کمرشل گاڑیوں اور پٹرولیم مصنوعات کی فروخت سے ظاہر ہے۔ مالیات اور بیمہ اور رئیل اسٹیٹ کی سرگرمیوں کے اظہاریے بھی ان شعبوں میں نمو ظاہر کرتے ہیں۔

معیشت کے دیگر شعبوں میں نمو کی طرح، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران لیبر فورس کے لیے ملازمت کے مواقع بھی زیادہ تھے۔ نیابتی اظہاریے جیسے صنعتی روزگار، اسٹیٹ بینک کے اعتماد کے سروے، اور اجرت کی شرح کے اعداد و شمار لیبر مارکیٹ میں مثبت رجحانات کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران سندھ اور پنجاب دونوں میں صنعتی شعبے میں روزگار میں اضافہ ہوا۔ اسٹیٹ بینک کے کاروباری اعتماد کے سروے کے مطابق، ملازمت کی منڈی کے بارے میں بڑھتی ہوئی رجائیت شعبۂ خدمات کے مقابلے میں صنعتی شعبے میں زیادہ واضح تھی۔ مزید برآں، خدمات کے شعبے کے مقابلے میں صنعتی شعبے کے ملازمین کی اجرتوں میں نسبتاً بہتر اضافہ ہوا۔

ان پیش رفتوں کے علاوہ، پاکستان دفتر شماریات نے مالی سال 16ء کی نئی اساس پر گذشتہ 5 برسوں کے قومی کھاتوں کے اعداد و شمار جاری کیے۔ نئے تخمینوں کی بنیاد پر مالی سال 21ء کے دوران معیشت میں 5.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 1.0 فیصد تخفیف ہوئی تھی (**باکس 2.1**)۔

باکس 2.1: قومی آمدنی کے کھاتوں (این آئی اے) کی نو اساس بندی

پاکستان دفتر شماریات نے این آئی اے کے نظر ثانی شدہ تخمینوں کو شائع کیا جس میں باقاعدہ نظر ثانی کے علاوہ جامع نظر ثانی بھی شامل تھی۔ اگرچہ سالانہ بنیادوں پر باقاعدگی سے نظر ثانی کی جاتی ہے[2]، تاہم این آئی اے کی تالیف کے لیے بنیادی سال کی تبدیلی کے وقت اہم تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔[3] یہ جامع تبدیلیاں تیار کردہ اشیا/ خدمات کی تعداد اور پیداواری اکائیوں اور خدمات کے فراہم کنندگان کی تعداد میں تبدیلی سے پیدا ہونے والی بین السطور اقتصادی سرگرمی میں منتقلی کے تصفیے کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔ 2005-06ء میں این آئی اے کے تخمینے کی گذشتہ نو اساس بندی جسے مالی سال 13ء میں متعارف کرایا گیا تھا، کے بعد معاشی سرگرمیوں کی سطح میں نمایاں توسیع ہوئی جس کی عکاسی مالی سال 17ء تا 21ء کے دوران جی ڈی پی کی حقیقی نمو میں اوسطاً 0.4 فیصد اضافے سے ہوئی۔

اپنی تازہ ترین نظر ثانی میں، پاکستان دفتر شماریات نے اساسی سال کو مالی سال 06ء سے مالی سال 16ء میں تبدیل کر دیا تھا، جس کے نتیجے میں گذشتہ 5 برسوں کے معاشی نمو کے اعداد و شمار پر نظر ثانی کی گئی (**شکل 2.1.1**)۔ نو اساسی کے عمل اور معیشت کی کوریج کو بہتر بنانے کے لیے، پاکستان دفتر شماریات نے مختلف مردم شماریاں، سروے اور تحقیقات کیں: اشیا سازی کی صنعت کی کا سینسس، بجلی کا سینسس، ایکسپلوریشن کمپنیوں کا سینسس؛ کرایہ داری سروے، گھرانوں کی مربوط آمدنی، اور کھپت کے سروے، چھوٹی اور گھریلو اشیا سازی کی صنعتوں پر سروے اور دیگر نجی خدمات پر سروے۔

[2] مارچ کے اختتام پر این آئی اے کے الحاق کے وقت، چوتھی سہ ماہی (اپریل تا جون) کے ڈیٹا کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ جیسے ہی چوتھی سہ ماہی کا ڈیٹا دستیاب ہوتا ہے، پاکستان دفتر شماریات حقیقی معاشی سرگرمی کی عکاسی کرنے کے لیے اپنے این آئی اے ڈیٹا سیٹ میں ردوبدل کرتا ہے۔

[3] پاکستان دفتر شماریات کی نگراں کونسل نے 2013ء میں این آئی اے کی ہر 10 سال بعد نو اساس بندی کے لیے ایک پالیسی ہدایت جاری کی۔

شکل 2.1.1: شرحِ نمو کا موازنہ: پرانی اساس بمقابلہ نئی اساس

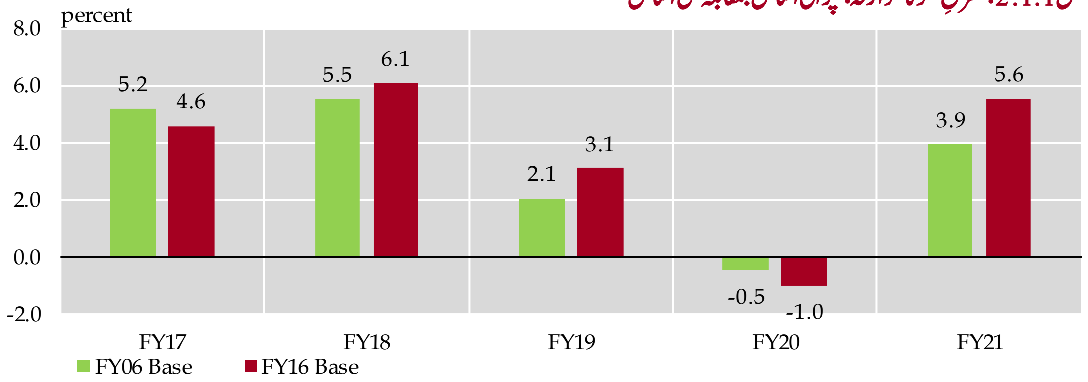

Source: Pakistan Bureau of Statistics

زرعی شعبے میں پودوں کی نرسریوں، شہد کی مکھیوں، کپاس کی جننگ، جنگلات اور ماہی گیری کے حصے کا مطالعے کے ذریعے دوبارہ جائزہ لیا گیا۔ صنعتی شعبے کے لیے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی کور یج کو بڑھایا گیا اور نئی صنعتیں جیسے پانی کی رسد، سمندری نمک اور ہائیڈرو آئی پی پی کو شامل کیا گیا۔[4] خدمات کے شعبے میں، رہائش اور کھانے کی خدمات (ہوٹل اور ریستوران)، معلومات اور مواصلات کی صنعتوں اور تعلیم، انسانی صحت اور رفاہِ عام کی سرگرمیوں کا تخمینہ الگ الگ نو اساسی کھاتوں میں لگایا گیا۔

جدول 2.1.1: شعبہ وار حصص اور حقیقی جی ڈی پی نمو

	حقیقی جی ڈی پی میں فیصد حصہ			شرحِ نمو (فیصد)		نمو کا حصہ (فیصد)	
اساس مالی سال 16ء							
	مالی سال 19ء	مالی سال 20ء	مالی سال 21ء	مالی سال 20ء	مالی سال 21ء	مالی سال 20ء	مالی سال 21ء
زراعت	22.4	23.5	23.1	3.9	3.5	0.87	0.82
صنعت	19.5	18.5	18.9	-5.8	7.8	-1.13	1.44
خدمات	58.1	57.9	58.0	-1.3	5.7	-0.76	3.30
حقیقی جی ڈی پی	**100**	**100**	**100**	**-1.0**	**5.6**	**-1.0**	**5.6**
اساس مالی سال 06ء							
	حقیقی جی ڈی پی میں فیصد حصہ			شرحِ نمو (فیصد)		نمو کا حصہ (فیصد)	
	مالی سال 19ء	مالی سال 20ء	مالی سال 21ء	مالی سال 20ء	مالی سال 21ء	مالی سال 20ء	مالی سال 21ء
زراعت	18.7	19.4	19.2	3.3	2.8	0.6	0.5
صنعت	19.9	19.2	19.1	-3.8	3.6	-0.7	0.7
خدمات	61.4	61.4	61.7	-0.6	4.4	-0.3	2.7
حقیقی جی ڈی پی	**100**	**100**	**100**	**-0.5**	**3.9**	**-0.5**	**3.9**

ماخذ: پاکستان دفترِ شماریات

[4] بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے لیے، پاکستان دفترِ شماریات نے 23712 اشیا ساز اداروں سے حاصل کردہ معلومات کا استعمال کیا۔ قبل ازیں، مالی سال 06ء کی اساس پر کیو آئی ایم انڈیکس میں 112 اشیا کا احاطہ کیا گیا تھا جن کا مجموعی وزن 70.3 فیصد تھا۔ اب اس پر نظرِ ثانی کی گئی ہے تاکہ مالی سال 16ء کے نو اساس شدہ کیو آئی ایم میں 123 اشیا شامل ہوں جن کا کل وزن 78.4 فیصد ہے۔ اس کے علاوہ، ملبوسات، تولیہ، فرنیچر اور فٹ بال کو نو اساس شدہ کیو آئی ایم کے حساب میں شامل کیا گیا ہے۔

اس جامع نظر ثانی کے نتیجے میں، جی ڈی پی میں زراعت، صنعت اور خدمات کے حصے کی مقدار بدل گئی ہے۔ اگرچہ زراعت اور خدمات کا حصہ بڑھ گیا تاہم این آئی اے کی نئی اساس میں صنعت کا حصہ کم ہو گیا۔ **جدول 2.1.1** زیرِ جائزہ مدت میں تبدیلی کے بعد اس رجحان کو ظاہر کرتی ہے۔

اساسی سال میں تبدیلی کے نتیجے میں این آئی اے کی جامع نظر ثانی ایک بروقت پیش رفت ہے۔ متعدد نئے شعبوں کی شمولیت سے جی ڈی پی کے تخمینوں کی کوریج اور صحت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ شعبے کے مخصوص مسائل پر پالیسی فیصلوں اور ان شعبوں کی قلیل مدتی اور وسط مدتی حرکیات کے تجزیے میں بھی سہولت فراہم کرتا ہے۔ تاہم اساسی سال میں ہونے والی نظر ثانی میں مزید بہتری کی گنجائش باقی ہے۔ نئے لائیو اسٹاک اور چھوٹے پیمانے کی صنعت کی شماریوں سے این آئی اے کی صحت میں مزید اضافہ ہو گا۔

2.2 زراعت

ایک خوش آئند موسمِ خریف کے بعد، شعبۂ فصل کو ربیع کے موسم میں کچھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ گذشتہ برس کی فصل کے مقابلے میں سندھ اور پنجاب دونوں میں گندم کے زیر کاشت رقبے میں کمی آئی۔ رقبے میں کمی کی اہم وجوہات یہ ہیں: پانی کی ناکافی دستیابی، بلند پیداواری لاگت، اور گنے کی تاخیر سے کٹائی۔

شکل 2.1: ربیع کے دوران آب پاشی کے پانی کی رسد (اکتوبر تا دسمبر)

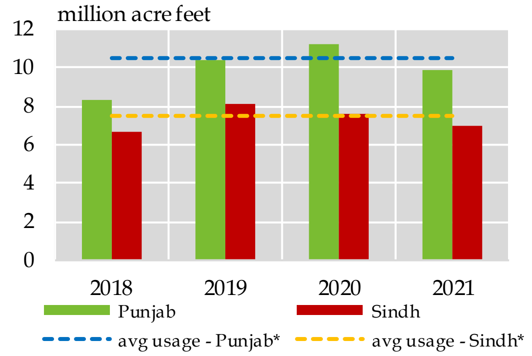

* Ten-year average system usage
Source: Indus River System Authority

خام مال کے لحاظ سے، بوائی کی مدت کے دوران نہری پانی کی دستیابی گذشتہ برس کے مقابلے میں کم تھی۔ مزید برآں زیرِ جائزہ مدت کے دوران کھاد کا استعمال بھی کم رہا۔ دوسری طرف، گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم میں 3.9 فیصد اضافہ ہوا، جس کی بنیادی وجہ نان فارم کے شعبے میں بلند قرض گیری تھی۔

خام مال:

ربیع مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران آبپاشی کے پانی میں کمی دیکھی گئی۔ پنجاب اور سندھ میں نہری پانی کا اخراج، جو مجموعی طور پر گندم کے زیرِ کاشت رقبے کے 85 فیصد سے زائد تھا، جو 16.9 ملین ایکڑ فٹ رہا، جو گذشتہ برس کے مقابلے میں 10 فیصد کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ مزید یہ کہ پنجاب اور سندھ میں آبپاشی کے پانی کا اخراج طویل مدتی اوسط سے بھی کم تھا (**شکل 2.1**)۔ اس کی وجہ گذشتہ برس کے مقابلے میں 2021ء کے دوران ریکارڈ کی گئی کم بارش تھی۔[5]

کھاد کے استعمال کے حوالے سے، گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں یوریا اور ڈی اے پی کی کھپت میں بالترتیب 7.7 فیصد اور 14.1 فیصد کمی واقع ہوئی (**شکل 2.2**)۔ ڈی اے پی کی کھپت میں کمی کی بنیادی وجہ بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کے باعث اس کی قیمت میں ہونے والا اضافہ تھا (**شکل 2.3**)۔ بالخصوص، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ڈی اے پی کے 50 کلو تھیلے کی قیمت دوگنی ہو کر تقریباً 7760 روپے ہو گئی جبکہ گذشتہ برس میں یہ 3982 روپے درج کی گئی تھی۔

یوریا کے حوالے سے، زیرِ جائزہ مدت کے دوران بہت سے عوامل کے نتیجے میں پیداوار میں کمی واقع ہو گئی۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یوریا کی پیداوار میں ہونے والی کمی مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پست دستیابی

---

[5] 2021ء کے دوران، قومی سالانہ اوسط بارش 242.3 ملی میٹر تھی، جو اوسط سے 18.6 فیصد کم تھی۔ (ماخذ: 2021ء میں پاکستان کی موسمیاتی کیفیت، محکمۂ موسمیات پاکستان، حکومت پاکستان۔)

شکل 2.2 الف: دوسری سہ ماہی کے دوران یوریا کا استعمال اور قیمت

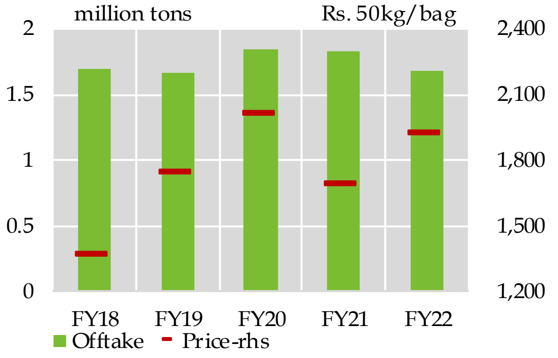

شکل 2.2 ب: دوسری سہ ماہی کے دوران ڈی اے پی کا استعمال اور قیمت

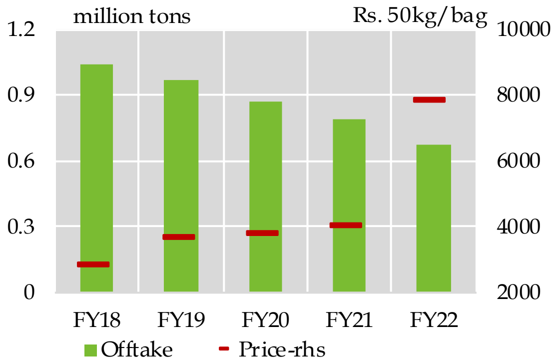

Source: National Fertilizer Development Centre

کا باعث بنی۔[6] خاص طور پر، موجودہ موسمِ ربیع کا آغاز 0.1 ملین میٹرک ٹن (ایم ایم ٹی) کے ابتدائی ذخائر کے ساتھ ہوا جبکہ گذشتہ برس یہ 0.5 ملین میٹرک ٹن تھا۔ مزید بر آں، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران یوریا کی کل دستیابی 2.0 ملین میٹرک ٹن تھی جبکہ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں 3.4 ملین میٹرک ٹن تھی۔[7]

علاوہ ازیں، عالمی رسد میں کمی کی وجہ سے، 2021ء کی دوسری ششماہی کے دوران یوریا کی بین الاقوامی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا (**شکل 2.3**)۔ اس نے مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں کے درمیان قیمتوں میں کافی فرق پیدا کیا۔ اس فرق کے نتیجے میں یوریا کی ذخیرہ اندوزی[8] اور پڑوسی ممالک کو اسمگلنگ ہوئی، جس نے مقامی طور پر یوریا کی رسد کو مزید کم کر دیا اور ثانوی مارکیٹ کی قیمتوں کو بڑھا دیا۔[9، 10] قلیل رسد کے پیشِ نظر، ثانوی منڈی میں قیمتیں کافی بڑھ گئیں، جس سے کاشتکاروں کے لیے یوریا کا استعمال مہنگا ہو گیا۔

زرعی ہنگامی پروگرام کے ذریعے کاشتکاروں کو امداد حاصل ہوئی۔ گندم کی فصل کی پیداوار بڑھانے کے لیے کاشتکاروں کو کیڑے مار ادویات / جڑی بوٹی مار ادویات کے استعمال پر 250 فی ایکڑ (پانچ ایکڑ اراضی تک) سبسڈی فراہم کی گئی تھی۔[11]

---

6 یہ بنیادی طور پر پلانٹ کی دیکھ بھال کے لیے عارضی بندش اور دو چھوٹے پیمانے کے کھاد کے پلانٹس کو گیس کی سپلائی میں کمی کی وجہ سے ہوا۔

7 ماخذ: ایم این ایف ایس آر

8 حکومتِ پنجاب کی جانب سے کھاد کے ذخیرہ اندوزوں کی سرکوبی، بتاریخ 11 نومبر 2021ء؛ درج ذیل لنک پر دستیاب ہے جسے آخری بار 20 اپریل 2020ء کو دیکھا گیا تھا۔
(www.punjab.gov.pk/node/4660)

9 ماخذ: 'پاکستان کسٹم، (ایف بی آر) نے 7.2 ملین روپے مالیت کی یوریا کھاد کی افغانستان کو اسمگلنگ کی کوشش ناکام بنادی؛ درج ذیل لنک پر دستیاب ہے جسے آخری بار 20 اپریل 2020ء کو دیکھا گیا تھا۔
(www.fbr.gov.pk/pakistan-customs-fbr-foils-an-attempt-of-smuggling-of-urea-fertilizers-to-afghanistan-worth-rs-7/173311)

10 مارکیٹ ذرائع کے مطابق، اشیا سازوں کے لیے 1725 روپے فی بیگ کی برقراری قیمت کے مقابلے میں کاشت کاروں کو یوریا 2200 سے 2600 روپے فی بیگ میں مل رہا تھا۔

11 پنجاب میں، کیڑے مار ادویات / جڑی بوٹی مار ادویات کے پیک کے اندر واؤچرز کے ذریعے سبسڈی تقسیم کی گئی۔ رجسٹرڈ کاشت کار اپنے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ نمبر کے ساتھ واؤچر پر چھپے ہوئے نمبرز کو مختصر کوڈ پر بھیج کر سبسڈی حاصل کر سکتے ہیں اور نامزد برانچ لیس بینکاری آپریٹرز سے سبسڈی وصول کر سکتے ہیں۔ اس طرح سبسڈی کا فائدہ براہ راست کاشتکاروں تک پہنچایا گیا۔ (ماخذ: محکمہ زراعت، حکومت پنجاب)

مزید یہ کہ گندم کے بیج کی منظور شدہ اقسام کے 10 لاکھ تھیلے بھی 1200 روپے فی بیگ سبسڈی پر فراہم کیے گئے۔[12]

شکل 2.3: یوریا اور ڈی اے پی کی عالمی قیمتیں

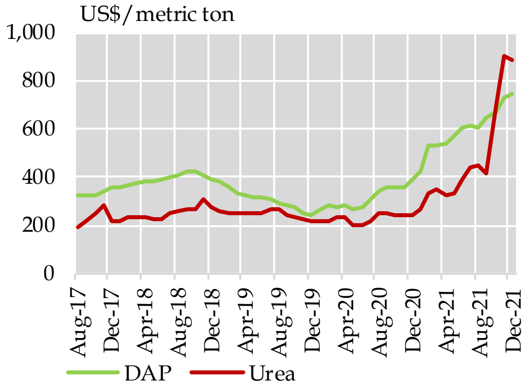

Source: World Bank

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی زرعی قرضوں کی تقسیم میں 3.9 فیصد اضافہ ہوا۔(**جدول 2.1**) اس کی بنیادی وجہ نان فارم شعبے کی جانب سے قرضے کا استعمال تھا، کیونکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران گلہ بانی اور مرغبانی کے قرضے گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بالترتیب 9.8 فیصد اور 14.9 فیصد بڑھ گئے۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ خام مال، جیسے مرغیوں کے دانے کی قیمتوں میں اضافے کو قرار دیا گیا(**شکل 2.4**)۔[13]

تاہم، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران فارم کے شعبے کے قرضوں میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 2.9 فیصد تخفیف ہوئی کیونکہ پیداوار سے متعلق قرضوں میں 4.0 فیصد کی آئی تھی۔ تاہم، زیرِ جائزہ مدت کے دوران ٹریکٹروں کی خریداری کے لیے قرضے بڑھتے رہے، کیونکہ کاشتکاروں نے جنوری

جدول 2.1: زرعی قرضوں کی تقسیم

ارب روپے

	سہ1 مالی سال21ء	سہ1 مالی سال22ء	سہ2 مالی سال21ء	سہ2 مالی سال22ء	شش1 مالی سال21ء	شش1 مالی سال22ء
فارم شعبہ						
الف۔ پیداوار	113.8	136.3	193.2	158.4	307	294.7
ب۔ ترقیاتی	5.6	8.1	16.7	16.8	22.3	24.9
ٹریکٹر	0.6	1.7	1.0	2.9	1.6	4.6
ج۔ مجموعی فارم کا شعبہ (الف+ب)	119.4	144.4	209.9	175.2	329.3	319.6
نان فارم شعبہ						
گلہ بانی/ڈیری	71.2	81.7	89.6	94.9	160.8	176.6
مرغبانی	49.5	55.3	52.5	61.9	102	117.2
دیگر	14.4	10.5	10.4	17.1	24.8	27.6
د۔ مجموعی نان فارم کا شعبہ	135.1	147.5	152.5	173.7	287.6	321.2
مجموعی زرعی قرضہ (ج+د)	**254.5**	**291.9**	**362.4**	**348.9**	**616.9**	**640.8**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

12 محکمۂ زراعت، حکومتِ پنجاب۔

13 پولٹری کے شعبے میں براہ راست لاگت کا سب سے بڑا حصہ خام مال ہے جو کل پیداواری لاگت کا تقریباً 71 فیصد ہے۔(ماخذ: پی اے سی آر اے)۔

2021ء میں حکومت کی جانب سے شروع کی گئی کامیاب جوان کامیاب کسان ٹریکٹر لون اسکیم سے استفادہ کیا تھا۔

شکل 2.4: پولٹری فیڈ کے خام مال کی قیمتیں

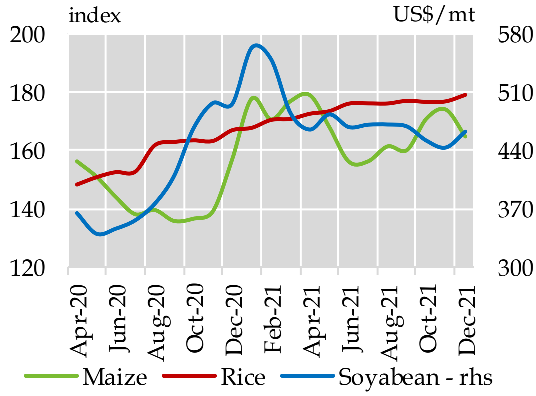

Source: Pakistan Bureau of Statistics and World Bank

پیداوار

گندم:

ربیع مالی سال 22ء کے لیے، حکومت نے 9.2 ملین ہیکٹر کے رقبے میں 28.9 ملین میٹرک ٹن گندم کی پیداوار کا ہدف مقرر کیا (**جدول 2.2**)۔ اس ہدف کے حصول کا بیشتر انحصار بہتر یافت پر ہے، کیونکہ ہدفی رقبہ گذشتہ برس کے 9.1 ملین ہیکٹر کی سطح کے تقریباً برابر تھا۔

ابتدائی تخمینوں سے پتا چلتا ہے کہ پنجاب اور سندھ میں بوائی کا رقبہ گذشتہ موسم ربیع کے کاشتہ رقبے سے کم تھا (**جدول 2.3**)۔ بالخصوص، گذشتہ برس کے مقابلے میں دونوں صوبوں کے فصل کے زیرِ کاشت رقبے میں 2.6 فیصد کمی واقع ہوئی۔ رقبے میں کمی کی ایک وجہ نہری پانی کی کمی تھی (**شکل 2.1**)۔ مزید برآں، بارانی علاقوں میں بوائی کے مہینوں کے دوران موسم بھی خشک رہا، جس سے گندم کے کاشتکاروں کے لیے حالات نسبتاً مشکل ہو گئے (**شکل 2.5**)۔[14]

بالخصوص پنجاب میں کاشت میں کمی کا ایک اور عامل لاگت کے مقابلے میں گندم کی پست امدادی قیمت ہو سکتی ہے۔ وفاقی حکومت نے مالی سال 22ء کے موسم ربیع کے لیے گندم کی امدادی قیمت 1950 روپے فی من (40 کلو گرام) کا اعلان کیا۔[15] نئی قیمت گذشتہ برس کی 1800 روپے کی امدادی قیمت سے 150 روپے زائد ہے؛ تاہم، کاشتکاروں نے خدشات کا اظہار کیا کہ اعلان کردہ قیمت کھاد، بجلی اور ڈیزل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے مقابلے میں ناکافی ہے۔[16] آخراً، سندھ میں گنے کی کٹائی میں تاخیر ہوئی جس کے نتیجے میں گندم کی فصل کی بوائی گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی۔[17]

جدول 2.2: گندم کی فصل

رقبہ ملین ہیکٹرز میں، پیداوار ملین میٹرک ٹن میں

	رقبہ		پیداوار	
	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء
پنجاب	6.7	6.6	20.9	21.9
سندھ	1.2	1.2	4.0	4.2
خیبر پختونخوا	0.8	0.9	1.2	1.5
بلوچستان	0.5	0.6	1.2	1.2
پاکستان	**9.18**	**9.21**	**27.3**	**28.9**
ہ: ہدف				

ماخذ: ایف سی اے، پی بی ایس

زیرِ کاشت رقبے میں کمی کے پیشِ نظر، گندم کے پیداواری ہدف کا حصول بنیادی طور پر بہتر یافتوں پر منحصر ہو گا۔ پنجاب میں 10 ملین ایکڑ رقبے پر گندم کے بیج کی منظور شدہ اقسام کا استعمال بلند یافت کے حصول میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ گندم کی پیداواری صلاحیت میں اضافے کے ذریعے نفع آوری میں اضافے کے قومی پروگرام کے تحت کاشتکاروں کو 50 فیصد سبسڈی پر جدید زرعی

14 ماہانہ ایگرو میٹ بلیٹن، نیشنل ایگرو میٹ سنٹر، محکمۂ موسمیات پاکستان۔ جلد: 11-2021ء، نومبر، 2021ء۔

15 اس کے برعکس، ربیع مالی سال 22 کے لیے حکومتِ سندھ نے گندم کی امدادی قیمت 2200 روپے فی من (40 کلو گرام) کا اعلان کیا۔

16 اناج اور دانے کی اپ ڈیٹ، رپورٹ نمبر پی کے 2021ء – 0018، بتاریخ: 04 جنوری 2022ء۔ محکمۂ زراعت ریاستہائے متحدہ (یو ایس ڈی اے)

17 ماخذ: کراپ رپورٹنگ سینٹر، حکومتِ سندھ۔

مشینری فراہم کی جا رہی ہے جس سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔[18]،[19] 22ء موسم ربیع کے لیے ٹماٹر کی پیداوار 622 ہزار ٹن مقرر کی گئی، جو گذشتہ برس کی 592 ہزار ٹن پیداوار کے مقابلے میں 5.1 فیصد زائد تھی جبکہ آلو کے لیے یافت کو بڑھا کر بلند پیداوار حاصل کرنے کا ہدف طے کیا گیا (**جدول 2.4**)۔

جدول 2.3: پنجاب اور سندھ میں گندم کی فصل کے لیے رقبے کے تخمینے

ہزار ہیکٹرز

پنجاب				سندھ			
ضلع	مالی سال21ء	مالی سال22ء*	نمو	ضلع	مالی سال21ء	مالی سال22ء*	نمو
بہاولپور	1,024.6	997.9	-2.6	سانگھڑ	110.9	112.7	1.6
ڈی جی خان	966.4	947.4	-2.0	نوشہرو فیروز	107.9	110.4	2.3
گوجرانوالہ	939.3	970.4	3.3	گھوٹکی	111.8	108.8	-2.7
فیصل آباد	785.9	728.4	-7.3	خیرپور	106.7	106.8	0.1
ملتان	758.4	737.7	-2.7	بینظیر آباد	92.5	90.3	-2.4
سرگودھا	735.7	714.7	-2.9	دادو	83.7	79.1	-5.5
راولپنڈی	630.9	603.4	-4.4	میرپور خاص	64.1	64.5	0.6
لاہور	517.6	520.0	0.5	شہداد کوٹ	55.9	56.1	0.4
ساہیوال	387.3	339.9	-12.2	دیگر	565.1	449.7	-20.4
پنجاب	**6,746.0**	**6,559.8**	**-2.8**	**سندھ**	**1,202.5**	**1,178.3**	**-2.0**

*ابتدائی تخمینے

ماخذ: کراپ رپورٹنگ سروسز، حکومتِ پنجاب اور حکومتِ سندھ

چھوٹی فصلیں

چھوٹی فصلوں میں، مالی سال 22ء کے موسم ربیع کے اہداف میں پیاز، چنے اور ٹماٹر کے رقبے اور پیداوار دونوں میں اضافے کا تصور شامل تھا۔ خاص طور پر، مالی سال 22ء کے موسم ربیع کے دوران 162 ہزار ہیکٹر کے رقبے پر پیاز کی فصل کا پیداواری ہدف 15 فیصد نمو کے ساتھ 2.4 ملین ٹن رکھا گیا۔ اسی طرح مالی سال آلو کے حوالے سے، پنجاب میں زیرِ کاشت رقبے کے ابتدائی تخمینوں میں گذشتہ برس کے مقابلے میں 35.8 فیصد کا نمایاں اضافہ ظاہر کیا گیا۔[20] رقبے میں اضافے کی وجہ آلو کی بین الاقوامی طلب میں اضافے کو قرار دیا جاسکتا ہے جس سے کاشتکاروں کو فصل کے لیے زیادہ رقبہ مختص کرنے اور بہتر منافع کمانے کی ترغیب مل رہی ہے۔[21]،[22] چونکہ آلو کی پیداوار میں صوبے کا حصہ 80 فیصد سے زائد ہے،

18 ماخذ: 'حکومتِ پنجاب کاشت کاروں کو گندم کی کاشت کے لیے وسائل فراہم کرنے کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کر رہی ہے'، پریس ریلیز بتاریخ 3-نومبر-2021ء۔ درج ذیل لنک پر دستیاب ہے جسے آخری بار 15 اپریل 2020ء کو دیکھا گیا تھا۔ (www.punjab.gov.pk/node/4646)

19 سپارکو کے مطابق آبپاشی والے علاقوں میں گندم کی صورتِ حال بالعموم بروقت بوائی کے لیے بہتر ہوتی ہے تاہم تاخیر سے بوائی والے علاقوں میں اس کی نمو میں دباؤ دیکھا گیا ہے۔ (ماخذ: پاک ایس سی ایم ایس بلیٹن، جلد 12، شمارہ 02، سلسلہ نمبر 1134-فروری 2022ء)

20 ماخذ: کراپ رپورٹنگ سینٹر، حکومتِ پنجاب

21 مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران آلو کی برآمد میں (کوانٹم کے لحاظ سے) گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 13.4 فیصد نمو دیکھی گئی۔ مزید برآں، مالی سال 21ء کے دوران پاکستان نے 8.4 فیصد کی سال بسال نمو کے ساتھ 395.2 ملین کلو آلو برآمد کیے تھے جبکہ مالی سال 20ء کے دوران 364.8 ملین برآمد کیے گئے تھے۔ (ماخذ: پاکستان دفترِ شماریات)

22 سبزیوں اور دالوں کا منظر نامہ: نومبر 2021ء، اکنامک ریسرچ سروس، وی جی ایس 367، یو ایس ڈی اے

لہٰذا رواں سال ہدف سے زیادہ فصل کا امکان ہے، جس سے برآمد کے لیے فاضل مقدار باقی رہ جائے گی۔

شکل 2.5: مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران معمول* سے کم بارشیں

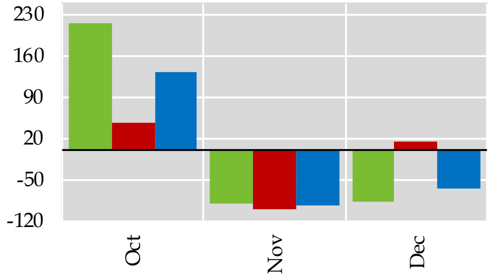

* Normal refers to area-weighted rainfall during 1961-2010 (base)

Source: Pakistan Meteorological Department

دریں اثنا، پنجاب میں چنے کی فصل کے رقبے میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 6.6 فیصد کمی دیکھی گئی۔ چنے کے رقبے میں کمی پنجاب کے جنوبی حصے میں زیادہ نمایاں تھی، کیونکہ ان علاقوں کے کاشتکار آلو کی کاشت کی طرف منتقل ہوگئے۔

جدول 2.4: چھوٹی فصلیں (ربیع)

رقبہ ہزار ہیکٹرز میں؛ پیداوار ہزار ٹن میں؛ نمو فیصد میں

	مالی سال 21ء کی پیداوار		مالی سال 22ء کا ہدف		نمو	
	رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار
آلو	234.4	4,681	226.1	6,029	-3.5	28.8
پیاز	153.8	2,099.8	162	2,422	5.3	15.3
چنا	872.7	251.2	989	560	13.3	122.9
ٹماٹر	50.2	591.9	52	622	3.6	5.1

ماخذ: وزارت قومی غذائی تحفظ اور تحقیق؛ ایف سی اے، پی بی ایس

2.3 بڑے پیمانے کی اشیاسازی[23]

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم) میں 7.5 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 1.5 فیصد نمو ہوئی تھی (**جدول 2.5**)۔ یہ نمو رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کی دونوں سہ ماہیوں میں واضح تھی۔ خاص طور پر، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی اور مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران 22 میں سے 17 شعبوں میں مثبت نمو درج کی گئی، جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 9 شعبوں اور مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں بالترتیب 11 شعبوں میں نمو ہوئی تھی (**شکل 2.6**)۔ خاص طور پر، گاڑیوں کے شعبے اور ملبوسات کے شعبے (بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں ایک نیا اضافہ - باکس 2.2) کا حصہ سب سے نمایاں رہا۔

شکل 2.6: ایل ایس ایم میں مثبت اور منفی نمو کے شعبے

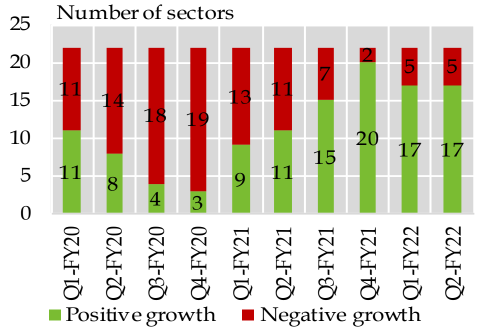

Source: PBS

زیرِ جائزہ مدت کے دوران اساسی اثر نے بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم) کی نمو کو بھی بڑھا دیا، اگست 2020ء میں درج کی گئی 9.4 فیصد کی کمی کے مقابلے میں اگست 2021ء کے دوران 18.8 فیصد نمو درج کی گئی (**شکل 2.7**)۔[24] نتیجتاً، پہلی سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم) کی نمو میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں نمایاں بحالی دکھائی دی۔ تاہم، پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی میں نمو معتدل رہی تھی۔

[23] اساسی سال 16-2015ء کے لیے بڑے پیمانے کی اشیاسازی کا تجزیہ جنوری 2022ء تک کے عارضی کیو آئی ایم ڈیٹا پر مبنی ہے، جو پاکستان دفترِ شماریات نے اس وقت دستیاب اساسی سال 06-2005ء کے کیو آئی ایم ڈیٹا کے مطابق مارچ 2022ء میں جاری کیا تھا۔

[24] حوالے کے لیے، اگست 2020ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں تنزل کی بنیادی وجہ، بالخصوص کراچی کے صنعتی مرکز میں مون سون کی شدید بارشوں اور اس کے نتیجے میں آنے والے سیلاب، جیسے عوامل تھے۔

جدول 2.5: بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں نمو

فیصد، سال بسال

	وزن	ش‌ش1		سہ1		سہ2	
		مالی سال21ء	مالی سال22ء	مالی سال21ء	مالی سال22ء	مالی سال21ء	مالی سال22ء
بڑے پیمانے کی اشیا سازی	**78.4**	**1.5**	**7.5**	**-2.6**	**9.7**	**5.5**	**5.5**
جس میں سے							
ٹیکسٹائل	18.2	4.0	3.4	-1.9	6.5	10.1	0.6
غذا	10.7	48.0	1.3	46.8	3.0	48.7	0.3
کوئلہ اور پٹرولیم مصنوعات	6.7	3.9	0.7	1.5	6.1	6.3	-4.2
کیمیکلز	6.5	9.4	3.3	5.4	1.5	13.5	4.9
کیمیکل مصنوعات	2.5	12.6	16.9	11.8	17.8	13.3	16.2
کھادیں	3.9	7.6	-4.5	2.2	-7.3	13.6	-1.7
پہننے والے ملبوسات	6.1	-40.8	20.5	-44.8	20.3	-36.7	20.6
ادویات	5.2	11.1	-5.0	13.1	4.7	9.4	-13.9
غیر دھاتی معدنی مصنوعات	5.0	14.8	1.8	17.7	1.2	12.4	2.3
مشروبات	3.8	-4.2	4.5	-2.3	6.0	-6.7	2.3
لوہے اور فولاد کی مصنوعات	3.4	-12.1	18.4	-17.6	18.7	-6.5	18.1
گاڑیاں	3.1	3.4	69.4	-20.5	86.0	36.3	56.0
تمباکو	2.1	14.6	21.6	31.2	16.7	0.9	26.9
برقی آلات	2.0	-17.4	-2.6	-15.5	-3.7	-19.7	-1.2
کاغذ اور گتہ	1.6	-2.7	8.3	-2.2	11.3	-3.2	5.5
چرمی مصنوعات	1.2	-42.4	6.1	-44.5	13.5	-40.5	-0.1

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شکل 2.7: اشیا سازی کا ماہانہ مقداری اشاریہ (کیو آئی ایم)

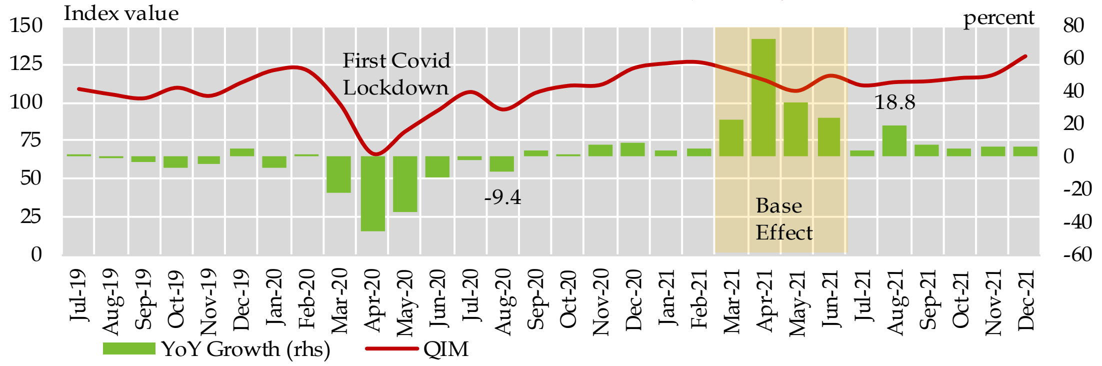

Source: Pakistan Bureau of Statistics

نمو آور پالیسیوں نے بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم) کے مثبت محرکات کو فعال کیا۔ گاڑیوں کے شعبے نے معاون مالیاتی اور زری پالیسیوں سے استفادہ کیا۔ ان میں ٹیکس کی پست شرحوں اور سازگار زری پالیسی ماحول شامل تھا؛ بالخصوص مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مؤخر الذکر کا اطلاق کیا گیا۔ اسی طرح، ملبوسات کے شعبے نے اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیموں جیسے ٹرف اور ایل ٹی ایف ایف سے استفادہ کیا، جس کی عکاسی تیار ملبوسات کی بلند نمو اور برآمدات سے ہوئی۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں تعمیراتی شعبے کو فراہم کردہ مراعات اور سرکاری شعبے کے بلند ترقیاتی اخراجات سے استفادے کے باعث فولاد کے شعبے کی پیداوار میں بھی گذشتہ برس کے مقابلے میں بحالی آئی۔

باکس 2.2: اشیاسازی کے نواساس شدہ مقداری اشاریے کی توسیع شدہ کوریج اور اثر

بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے مقداری اشاریے (کیو آئی ایم) میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں ہونے والی تبدیلیوں کو ماہانہ اور مجموعی بنیادوں پر ماپا جاتا ہے۔ پاکستان دفتر شماریات (پی بی ایس) نے حال ہی میں اشیاسازی کی صنعتوں کی مردم شماری (سی ایم آئی) 16-2015 کا استعمال کرتے ہوئے کیو آئی ایم کو دوبارہ ترتیب دیا ہے۔ نواساس بندی کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ ساختی تبدیلیوں کو گرفت میں لیا جائے جو اشیاسازی کے شعبے میں ناگزیر طور پر رونما ہوتی ہیں، کیونکہ کچھ نئی قسم کی صنعتیں سامنے آتی ہیں اور کچھ سائز اور تقابلی اہمیت کے لحاظ سے سکڑ جاتی ہیں۔ قبل ازیں، کیو آئی ایم کا حساب کل 112 اشیا سے لگایا جارہا تھا جن کا مجموعی وزن 70.3 فیصد تھا، جو سی ایم آئی 06-2005ء سے اخذ کیا گیا تھا۔ نواساس بندی کے بعد اشیا کی کوریج کو 123 تک بڑھا دیا گیا ہے جبکہ اشاریے کا وزن بڑھ کر 78.4 فیصد ہو گیا ہے۔

جدول 2.2.1: نواساس شدہ کیو آئی ایم میں شامل اشیا

شے کا نام	پرانا وزن	نیا وزن	تبدیلی
	نئی اشیا		
ملبوسات	-	6.08	-
ٹیری ٹاولز اور باتھ روب	-	0.59	-
فرنیچر	-	0.51	-
فٹ بالز	-	0.32	-
	نئی اشیا (جلی حروف میں) کی شمولیت کے بعد تبدیل شدہ زمرے		
گندم اور **چاول کی پسائی**	1.01	3.66	2.65
چینی، **بیکری کی مصنوعات اور چاکلیٹ اور مٹھائیاں**	3.54	3.43	-0.12
جوس، سیرپ اور اسکواش اور **محفوظ شدہ دودھ**	0.20	2.21	2.01
سوفٹ ڈرنک اور **منرل واٹر**	0.90	1.63	0.73
بل دار کاغذ / گتے کے ڈبے کاغذ اور کاغذ کی مصنوعات میں: شامل کیا گیا وزن	2.31	1.63	-0.69
برقی موٹریں (بشمول **انسولیٹڈ وائر اور کیبل**)	0.71	0.43	-0.28
کیڑے مار ادویات: وزن کھادوں میں تقسیم ہو گیا ہے		دستیاب نہیں	
موٹر گاڑیوں کے حصے اور لوازمات: وزن گاڑیوں میں تقسیم ہو گیا ہے		دستیاب نہیں	

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کیو آئی ایم میں شامل نئی اشیامیں، قابل ذکر اضافہ گارمنٹس کے نئے زمرے میں ویئرنگ اپیرل کا ہے، جس کا وزن 6.08 فیصد ہے (**جدول 2.2.1**)۔ پی بی ایس نے ملبوسات / تیار ملبوسات، تولیے، فرنیچر، اور فٹ بالز کی برآمدی مقدار کو بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی پیداوار کے لیے بطور پراکسی استعمال کیا ہے۔[25] اس سے کیو آئی ایم کی نئی اساس کی نمو کو مزید نمائندہ بنانے کا موقع ملے گا۔ خاص طور پر ٹیکسٹائل جیسی صنعتوں کے لیے، 2005-06ء کی اساس (جو بڑی حد تک پست قدرِ اضافی کے زمرے کا احاطہ کرتی ہے) سے تخمینہ شدہ بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو بعض اوقات ٹیکسٹائل شعبے کی برآمدات، بالخصوص قدرِ اضافی کی حامل اشیا کی نمو سے متصادم رہی تھی۔ نو اساس شدہ کیو آئی ایم اس تضاد کو دور کرنے میں مدد کرے گی۔

نئے فریم کو استعمال کر کے کوریج کو بھی بہتر بنایا گیا ہے۔ سابقہ سی ایم آئی کا انعقاد شعبۂ افرادی قوت وصنعت کے فریم کا استعمال کرتے ہوئے کیا گیا تھا، جو کچھ زمروں کے لیے نامکمل تھا۔ اس کے برعکس، سی ایم آئی 2015-16ء کے لیے استعمال کیا گیا پاکستان دفترِ شماریات کا بزنس رجسٹر، جس سے کیو آئی ایم کے لیے حتمی اوزان حاصل کیے گئے، انتظامی ذرائع کی ایک وسیع ترصف پر مبنی ہے، جیسے سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی)، فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر)، ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹ انسٹی ٹیوشن (ای او بی آئی)، پاکستان اسٹاک ایکسچینج (پی ایس ایکس)، اور صوبائی شعبۂ افرادی قوت وصنعت۔ نتیجتاً، سی ایم آئی 2015-16ء میں احاطہ کیے گئے اشیاساز اداروں کی تعداد بڑھ کر 42578 ہوگئی، جبکہ 2005-06ء میں اس طرح کے 8680 اداروں کا احاطہ کیا گیا تھا– تقریباً پانچ گنا اضافہ۔ مزید یہ کہ اب کیو آئی ایم کو اپ ڈیٹ کرنے کے لیے بلوچستان کے ساتھ ساتھ اسلام آباد کیپٹل ٹیریٹری (آئی سی ٹی) پر مبنی صنعتوں سے بھی کافی مقدار میں ڈیٹا اکٹھا کیا جائے گا، جیسا کہ کیو آئی ایم کے صوبہ وار نمونے کے ڈیزائن میں ظاہر ہوتا ہے۔ پاکستان دفترِ شماریات کا علاقائی دفتر راولپنڈی آئی سی ٹی سے ڈیٹا اکٹھا کرے گا، جبکہ صوبائی ادارہ شماریات، بلوچستان اور علاقائی دفتر کراچی پاکستان دفترِ شماریات بلوچستان سے ڈیٹا اکٹھا کرے گا۔

نئی اساس کا استعمال کرتے ہوئے، بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم) کی شرح نمو گذشتہ 5 برسوں میں سے دو میں بلند تر ہے، یعنی مالی سال 18ء اور مالی سال 19ء (**شکل 2.2.1**)۔ تاہم، نئی اساس کا استعمال کرتے ہوئے مالی سال 21ء کے دوران نمو نسبتاً کم رہی۔ بلکہ، نو اساس بندی سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 20ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم) میں کمی جو ابتدائی، سخت کووڈ لاک ڈاؤن کی وجہ سے شروع ہوئی– پہلے کے اندازے سے زیادہ تیز تھی۔ اسی طرح، مالی سال 21ء کے دوران بحالی ان تخمینوں کے مقابلے میں کچھ کم تھی جو پہلے پرانے کیو آئی ایم بیس کے ساتھ لگائے گئے تھے۔

شکل 2.2.1: سالانہ کیو آئی ایم کی شرحِ نمو

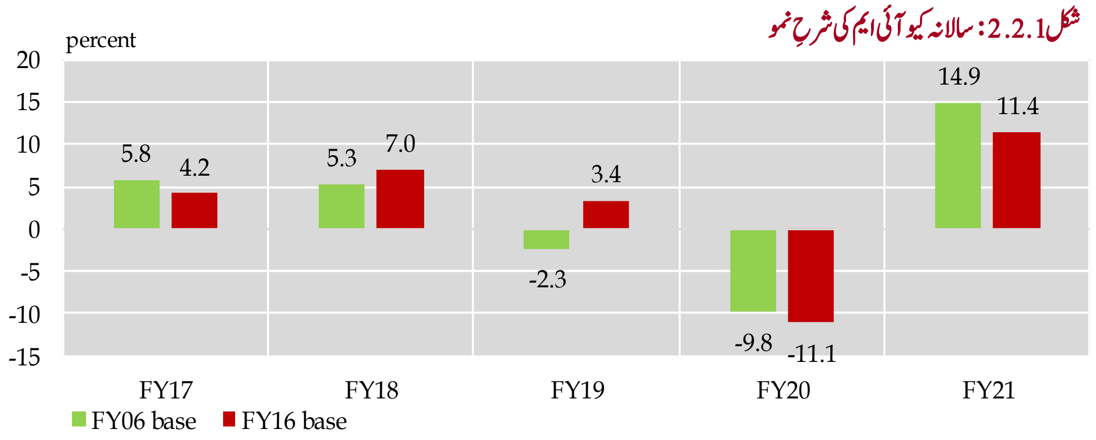

Source: PBS

25 دیگر اشیا، جن کا وزن موجودہ زمروں میں شامل کیا گیا ہے، ان میں بیکری کی مصنوعات اور چاکلیٹ اور چینی کی مٹھائیاں؛ چاول کی پسائی (rice milling)؛ منرل واٹر؛ خشک دودھ؛ غیر مسطح کاغذ / پیپر بورڈ کے ڈبے؛ کیڑے مار ادویات؛ موصل تار اور کیبل؛ اور موٹر گاڑیوں کے پرزے اور لوازمات شامل ہیں۔

مزید یہ کہ نو اساس بندی کا اثر موجودہ جائزہ مدت کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی کارکردگی سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ ری بیسڈ انڈیکس میں متعارف کرائے گئے چار نئے زمروں - یعنی گارمنٹس، تولیے، فرنیچر، اور فٹ بالز - کو خارج کردیں تو بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو نمایاں طور پر تبدیل ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر، بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں اس صورت میں سست روی کو ظاہر ہوتی ہے اور وہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 7.1 فیصد نمو سے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 4.5 فیصد نمو کو ظاہر کرتی ہے (**شکل 2.2.2**)۔ درحقیقت، اکیلے ملبوسات کی ایک بھاری وزن والی شے تصویر کو نمایاں طور پر تبدیل کرتی ہے، یہ دیکھتے ہوئے کہ یہ ریڈی میڈ ملبوسات کی برآمدی مقدار سے منسلک ہے، جس میں دوادوار کے دوران تیزی سے تبدیلی دیکھنے میں آئی۔[26]

شکل 2.2.2: ایل ایس ایم کی نمو پر نئی اشیا کا اثر

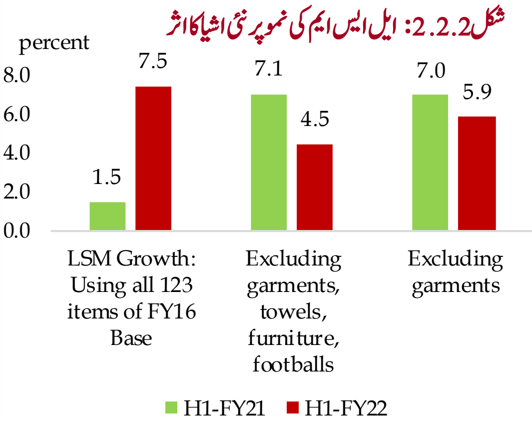

Source: PBS

گاڑیوں کی صنعت

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران گاڑیوں کے شعبے میں 69.4 فیصد نمو ہوئی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 3.4 فیصد تھی۔ مالی سال 22ء کے بجٹ میں گاڑیوں کے شعبے کے لیے ٹیکس میں نرمی کے اقدامات، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے بیشتر حصے میں برقرار رکھی گئی سازگار زری پالیسی، معاشی سرگرمیوں میں وسیع تر اضافہ، کارکنوں کی ترسیلات زر، اور بہتر زرعی آمدنی مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران شعبے کی نمو کو بڑھانے والے بنیادی عوامل میں شامل تھے۔ خاص طور پر، بجٹ میں ٹیکس مراعات کے ضمن میں، حکومت نے 3000 سی سی تک کی گاڑیوں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں 2.5 فیصد کمی کی، 1,000 سی سی تک کی گاڑیوں کے لیے جنرل سیلز ٹیکس کو 17.0 فیصد سے کم کرکے 12.5 فیصد کردیا، نیز مقامی طور پر تیار کردہ 850 سی سی یا اس سے کم کی کاروں کو ویلیو ایڈڈ ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیے جانے کی اجازت بھی دی۔ مزید برآں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران سازگار زری پالیسی ماحول گاڑیوں کے قرضوں میں 45.5 ارب روپے کے بہاؤ کا موجب بنا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ قرضے 45.3 ارب روپے تھے۔[27]

گاڑیوں کے زمرے میں، کار اور جیپ کی پیداوار نے پالیسی تعاون کا مثبت ردعمل دیا۔ خاص طور پر، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران کاروں اور جیپوں کی پیداوار میں 72.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.1 فیصد اضافہ ہوا تھا، نیز رواں مالی سال کی دونوں سہ ماہیوں کے دوران کاروں کی پیداوار میں نمایاں توسیع ہوئی (**جدول 2.6**)۔

مذکورہ بالا عوامل سے پیدا ہونے والی مثبت رفتار نے زیر جائزہ مدت کے دوران دیگر پالیسی اقدامات اور پیشرفتوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی رکاوٹوں کو ماند کردیا۔ خاص طور پر، اسٹیٹ بینک نے درآمدات کو روکنے کے لیے ستمبر 2021ء سے کار مالکاری پر پابندیاں متعارف کرائیں۔[28] ستمبر تا دسمبر 2021ء کے درمیان پالیسی کی شرح میں مجموعی طور پر 275 بیسس پوائنٹس کا اضافہ کیا گیا، جس سے کار مالکاری کی لاگت میں بھی اضافہ ہوا۔ مزید برآں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران شرح مبادلہ میں 10.7 فیصد کمی واقع ہوگئی، جبکہ خام مال کی قیمتوں میں اضافے اور مال برداری کے اخراجات نے اشیاسازی کی لاگت کو بڑھا دیا۔ ان پیش

[26] کوانٹم کے لحاظ سے، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیار ملبوسات کی برآمدات میں 20.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 40.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔

[27] قبل ازیں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گاڑیوں کی مالکاری میں تیزی دکھائی دی تھی، تاہم زری سختی اور محتاطیہ ضوابط میں ردوبدل کے نتیجے میں مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران یہ معتدل ہوگئی۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 3۔

[28] تفصیلات کے لیے دیکھیے، اسٹیٹ بینک کی 23 ستمبر 2021ء کی پریس ریلیز بعنوان 'اسٹیٹ بینک نے درآمد اور طلب کی نمو کو معتدل رکھنے کے لیے صارفی قرضوں کے محتاطیہ ضوابط پر نظرِ ثانی کردی'۔

رفتوں نے زیرِ جائزہ مدت کے دوران گاڑی سازوں کے قیمتوں میں اضافے کے فیصلے میں کردار ادا کیا، جبکہ عالمی سیمی کنڈکٹر چپ کی کمی نے بھی مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران کچھ ماڈلز کی تاخیر سے ترسیل میں اہم کردار ادا کیا۔

اسی مدت میں 6.4 ارب روپے تھا۔ آخراً، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی ایس ڈی پی اخراجات میں 40.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 11.8 فیصد کمی ہوئی تھی، جس کے باعث بڑے پیمانے کے انفرااسٹرکچر کے منصوبوں کی تعمیراتی سرگرمی میں اضافے کی توقع ہے۔

جدول 2.6: گاڑیوں کی پیداوار

گاڑیوں کی تعداد؛ سال بسال نمو فیصد میں

					نمو	
	مال سال21ء		مالی سال22ء		مالی سال22ء	
	سہ1	سہ2	سہ1	سہ2	سہ1	سہ2
تمام کاریں	**27,574**	**34,467**	**51,752**	**55,490**	**87.7**	**61.0**
800 سی سی سے کم	5,789	10,612	15,792	19,645	172.8	85.1
800 سے 1000 سی سی تک	5,335	6,702	13,698	9,615	156.8	43.5
1000 سی سی سے زائد	16,450	17,153	22,262	26,230	35.3	52.9
جیپ/ایس یو ویز	**1,655**	**2,452**	**3,653**	**3,137**	**120.7**	**27.9**
ہلکی کمرشل گاڑیاں	3,708	5,090	6,790	7,426	83.1	45.9
ٹرک	769	788	1,516	1,271	97.1	61.3
بس	125	156	116	140	(7.2)	(10.3)
ٹریکٹر	11,258	12,129	12,533	14,412	11.3	18.8
2 اور 3 پہیے والی گاڑی	449,306	500,444	452,648	486,875	0.7	(2.7)

ماخذ: پاکستان آٹوموٹیو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن

تاہم، گاڑیوں کی طلب اور پیداوار مضبوط رہی۔ یہ زیرِ جائزہ مدت کے دوران الگ الگ پرزوں کی شکل میں (سی کے ڈی) اور نیم ساختہ شکل (ایس کے ڈی) گاڑیوں کی کِٹس کی درآمدات میں اضافے سے ظاہر ہوا (**شکل 2.8**)۔

تعمیرات سے منسلک صنعت

تعمیرات سے منسلک شعبوں نے حکومت کے مراعاتی پیکیج کے ساتھ ساتھ میرا پاکستان میرا گھر اسکیم کے فروغ سے استفادہ جاری رکھا۔ اسٹیٹ بینک نے جولائی 2020ء میں بینکوں کو مکاناتی اور تعمیراتی قرضوں کے لازمی اہداف تفویض کرکے ان کاوشوں کی حوصلہ افزائی کی۔[29] نتیجتاً مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ہاؤس بلڈنگ فنانس کا قرضہ بڑھ کر 40.2 ارب روپے ہوگیا، جو کہ گذشتہ برس کی

سیمنٹ

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیمنٹ کے شعبے کی پیداوار میں 1.8 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 14.8 فیصد تھا۔

اے پی سی ایم اے کے اعداد و شمار کے مطابق، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیمنٹ کی کل ترسیل میں 4.1 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 15.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ بنیادی طور پر مال برداری کے بڑھتے ہوئے اخراجات اور افغانستان سے طلب میں کمی کے باعث رواں مدت کے دوران سیمنٹ کی برآمدی مقدار میں 32.5 فیصد کمی کی وجہ سے ہوا، جبکہ گذشتہ

[29] تفصیل کے لیے اسٹیٹ بینک کا آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 10 برائے 2020ء بتاریخ 15 جولائی 2020ء اور مذکورہ موضوع پر اس کے بعد والے سرکلر ملاحظہ فرمائیے۔

برس 14.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔[30]، [31] درحقیقت، مالی سال 18ء کی دوسری ششماہی سے لے کر مالی سال 21ء کی دوسری ششماہی تک مسلسل 7 سہ ماہیوں میں سیمنٹ کی ترسیلات کی مجموعی نمو میں مثبت حصے کے بعد، رواں مالی سال میں منفی برآمدات مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے بعد سب سے زیادہ تھیں (**شکل 2.9**)۔

شکل 2.8: گاڑیوں کی الگ الگ پرزوں کی شکل / نیم ساختہ شکل میں

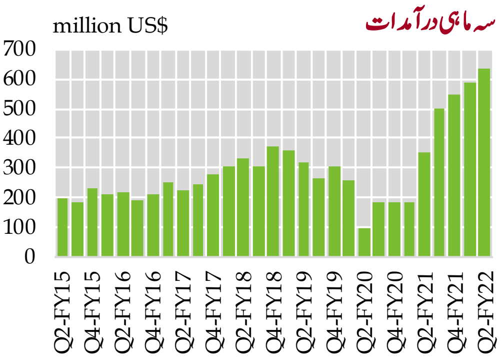

Source: PBS

دوسری طرف، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران مقامی سیمنٹ کی ترسیلات میں صرف 1.9 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 15.9 فیصد تھا۔ اس زمرے میں، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران جنوبی خطے میں مقامی ترسیل میں 13 فیصد کمی ہوئی تھی جو موجودہ مدت کے دوران بڑھ کر 15.2 فیصد تک پہنچ گئی۔ اس بحالی کو ترقیاتی منصوبوں، جیسے کہ کراچی ٹرانسفارمیشن پلان (کے پی ٹی) کے لیے تعمیراتی سرگرمیوں سے مدد ملی۔[32]، [33] اس کے برعکس، ششماہی جائزے کی مدت کے دوران شمالی خطے کی ترسیلات میں 0.3 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ برس 20.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

مقامی ترسیلات میں سست روی کے جزوی اثر کے باعث سیمنٹ کی مقامی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہو گیا۔ خاص طور پر، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران شہری علاقوں میں 50 کلوگرام سیمنٹ کے تھیلے کی قیمت میں 21.3 فیصد اور دیہی علاقوں میں 25.8 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 3.1 فیصد اور 1.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔ کوئلہ جیسے خام مال کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے ساتھ ساتھ شرح مبادلہ میں کمی نے سیمنٹ کی قیمتوں پر دباؤ بڑھا دیا۔

فولاد

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران فولاد کے شعبے میں 18.4 فیصد نمو دکھائی دی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 12.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔

فولاد کی پیداوار میں اضافہ طلب سے متعلق عوامل کا جزوی ردعمل ہے۔ چپٹے فولاد کی طلب کو گاڑیوں (جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے) اور ملکی آلات جیسے شعبوں کی مضبوط ترقی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ آلات میں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران فریج، ڈیپ فریزر، اور ایئرکنڈیشنرز کی تیاری میں بالترتیب 41.5 فیصد، 13.8 فیصد، اور 79.6 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس 28.3 فیصد، منفی 8.7 فیصد، اور 32.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ نتیجتاً، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران چپٹے فولاد میں 8.8 فیصد نمو درج کی گئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 26.2 فیصد کمی ہوئی تھی (**شکل 2.10**)۔

---

30 سیمنٹ کی برآمدات پر مال برداری کی شرحوں کے اثرات کو اس تناظر میں رکھنے کے لیے، بالٹک ڈرائی انڈیکس (ڈی بی آئی) - جو ڈرائی بلک کارگو جیسے بلک مال بردار جہازوں پر سیمنٹ کی نقل وحمل کی قیمت کا پتہ لگاتا ہے - نے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران، 103.8 فیصد کا اضافہ درج کیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 19.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اس میں 7 اکتوبر 2021ء کی 5670 کی بلند ترین انڈیکس ویلیو بھی شامل ہے - جو ستمبر 2008ء کے بعد سے بلند ترین سطح ہے۔ وسعت کے لحاظ سے، بلک فریٹ ریٹس میں اضافے کو بنیادی طور پر کووڈ19 کے ابتدائی دھچکوں اور لاک ڈاؤن کے بعد معیشتوں کے دوبارہ کھلنے سے منسوب کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے مئی 2020ء کے وسط میں ڈی بی آئی 393 پر کریش ہو گیا تھا۔

31 بالخصوص، مالی سال 22 کی پہلی ششماہی کے دوران افغانستان کو سیمنٹ کی برآمدات 54.1 فیصد کم ہو کر 543888 میٹرک ٹن رہ گئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1185566 میٹرک ٹن تھی۔

32 کے ٹی پی بڑے پیمانے کے ترقیاتی منصوبوں پر مشتمل ہے جیسے کراچی سرکلر ریلوے اور گریٹر کراچی بلک واٹر سپلائی جو تین سال کی مدت میں تیار کی جائے گی، نیز ندیوں اور نالوں کی تیزی سے بحالی اور سڑکوں اور ایکسپریس ویز کی تیاری کے منصوبے کی تکمیل جون 2022ء تک طے کی گئی ہے۔ ماخذ: پلاننگ کمیشن، سالانہ منصوبہ 22-2021ء۔

33 نائی گج ڈیم، سندھ؛ ناؤلونگ ڈیم اور وندر ڈیم، بلوچستان؛ رائنی کینال، سندھ؛ اور جنوبی بلوچستان پیکج کے تحت منصوبے سالانہ منصوبہ 22-2021ء میں بیان کیے گئے جنوب میں پانی کے شعبے کے کچھ قابل ذکر ترقیاتی منصوبوں میں شامل ہیں۔

شکل 2.9: سیمنٹ کی ترسیلات کی نمو میں حصہ

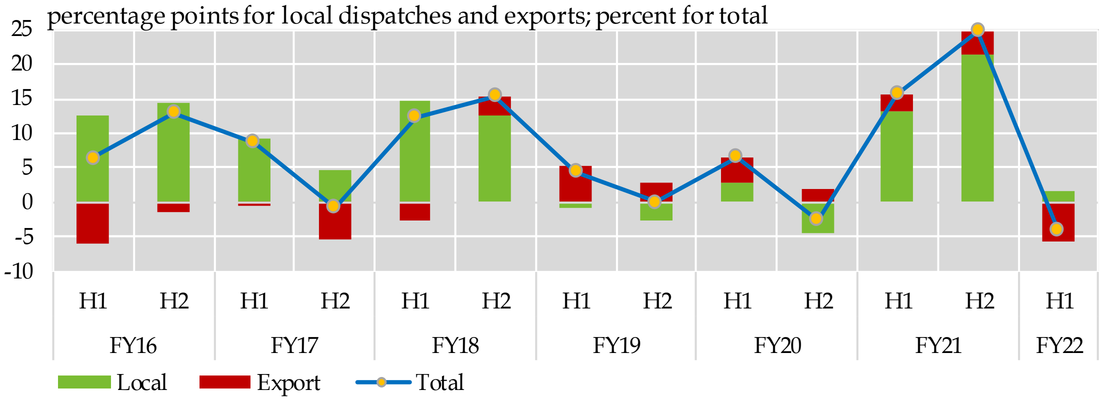

Source: APCMA

اسی اثنا میں، لمبے فولاد کی طلب بلند پی ایس ڈی پی اخراجات اور انفراسٹرکچر بشمول ڈیم (جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا) کی تیاری سے منسلک رہی۔ فولاد سازوں نے متوقع طلب کو پورا کرنے کے لیے خود کو تیار رکھا اور استعداد میں توسیع کا کام جاری رکھا۔[34] مزید برآں، واقعاتی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ بڑے، درجہ بند فولاد سازوں نے حال ہی میں چھوٹی فرموں کے مقابلے میں کچھ مارکیٹ شیئر حاصل کیا جس کی وجہ مع دیگر وجوہات ان کی درجہ بندی بارز کی بلند تر مصنوعات کے طور پر برانڈنگ تھی۔ نتیجتاً، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں طویل فولاد کے زمرے میں 36.7 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 39.1 فیصد توسیع ہوئی تھی۔

کھاد کی صنعت

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران کھاد کے شعبے میں 4.5 فیصد کی کمی درج کی گئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 7.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

این ایف ڈی سی کے اعداد و شمار کے مطابق، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران یوریا کی پیداوار میں 5.0 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔ یوریا بنانے والے بڑے اداروں کے حوالے سے، یہ کمی بنیادی طور پر پلانٹ کی مرمت اور جدت کاری (اپ گریڈ) کے لیے عارضی تعطل سے پیدا ہوئی۔ نتیجتاً، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان کی پیداوار 2.8 ملین ٹن رہی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 2.9 ملین ٹن تھی (**شکل 2.11**)۔ دوسری طرف، گیس کی رسد میں خلل سے بالخصوص مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یوریا بنانے والے چھوٹے اداروں کی پیداوار متاثر ہوئی۔ اس سے ان کی پیداوار میں 12.6 فیصد کمی آئی، جو مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے 322158 ٹن سے گھٹ کر موجودہ مدت میں 281714 ٹن رہ گئی۔

شکل 2.10: پہلی ششماہی کے دوران فولاد کے شعبے میں نمو

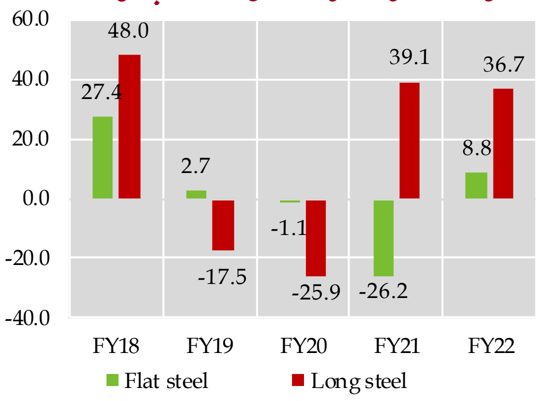

Source: PBS

[34] استعداد میں توسیع کے حوالے سے حالیہ پیش رفت میں آغا اسٹیلز مائیکرو ل ڈینیلی (ایم آئی ڈی اے) پلانٹ اور گرڈری رولنگ مل کا مغل اسٹیل کا بی ایم آر شامل ہیں۔ ماخذ: 31 دسمبر 2021ء کو اختتام پذیر ہونے والی ششماہی مدت کے لیے کمپنی کی مالی رپورٹس۔

شکل 2.11: بڑے اور چھوٹے یونٹوں کی جانب سے یوریا کی پیداوار، پہلی ششماہی

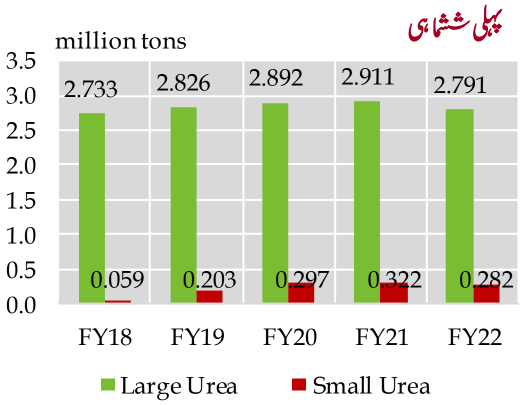

Source: National Fertilizer Development Centre

دریں اثناء، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران یوریا کے علاوہ دیگر کھادوں کی پیداوار میں 2.8 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 54.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔[35] اس ذیلی گروپ میں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے این پی (نائٹروفاسفیٹ) کھاد کی پیداوار میں معمولی کمی واقع ہوئی (شکل 2.12)۔

شکل 2.12: کھاد کی پیداوار (علاوہ یوریا)، پہلی ششماہی

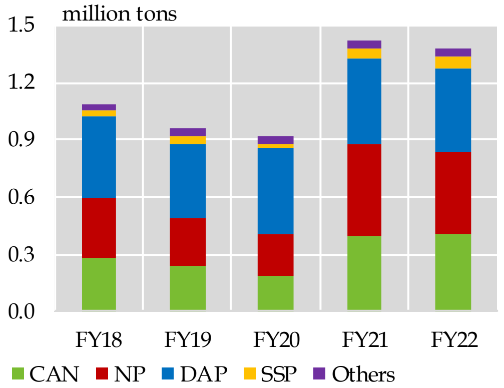

Source: NFDC

ملبوسات (wearing apparel)

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملبوسات کی تیاری میں 20.5 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں منفی 40.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مقدار کے ماہانہ اشاریے کی نواساس بندی کے بعد یہ شعبہ بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی کوریج میں ایک نیا اضافہ ہے۔

ملبوسات کی پیداوار میں نمایاں بہتری کی بنیادی وجہ پاکستان کے برآمدی مقامات کی مضبوط طلب ہے (ٹیکسٹائل برآمدات پر مزید بحث کے لیے دیکھیے باب 5)۔ خاص طور پر، قدر کے لحاظ سے، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملبوسات کی برآمدات میں 23.1 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

یہ پیش رفت ٹیکسٹائل کے شعبے میں جاری توسیع سے بھی ہم آہنگ ہے کیونکہ یہ صنعت مالی سال 22ء کے لیے اپنے 21 ارب ڈالر کے برآمدی ہدف کو حاصل کرنا چاہتی ہے۔ خاص طور پر، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات 436.4 ملین ڈالر ہو گئیں، جو ششماہی بنیاد پر تاریخ کی بلند سطح تھی۔[36] مزید برآں، ٹیکسٹائل فرموں نے بھی معین سرمایہ کاری کے لیے اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیموں سے فائدہ اٹھایا ہے۔ (نجی شعبے کے قرضے پر مزید بحث کے لیے دیکھیے باب 3)۔

پیٹرولیم مصنوعات

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم کے شعبے کی نمو کم ہو کر 0.7 فیصد رہ گئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 3.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

اس کی بنیادی وجہ ملکی ریفائننگ کے لیے خام مال کی درآمد کے مقابلے میں بہتر پیٹرولیم مصنوعات کی زیادہ درآمد سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ خاص طور پر، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار 29

---

[35] یوریا کے علاوہ مقامی طور پر تیار کی جانے والی کھادوں میں ڈائموینیم فاسفیٹ (ڈی اے پی)، کیلشیم امونیم نائٹریٹ (سی اے این)، نائٹروفاسپیٹ (این پی)، سنگل سپر فاسفیٹ (ایس ایس پی)، اور این پی کے کھاد شامل ہیں۔

[36] حوالے کے لیے، آخری مرتبہ ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات نے ششماہی بنیادوں پر 400 ملین ڈالر کا ہندسہ عبور کیا تھا، جب مالی سال 06ء کی پہلی ششماہی میں یہ 417.9 ملین ڈالر ہوئی تھیں۔

فیصد اضافے سے بڑھ کر 9.2 ملین میٹرک ٹن ہو گئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 7.1 ملین میٹرک ٹن تھی (**شکل 2.13**)۔ اس کے ساتھ ہی، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کے مقابلے میں خام پیٹرولیم کی درآمدات بلحاظِ حجم میں 0.7 فیصد کی کمی واقع ہوگئی۔

شکل 2.13: پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار

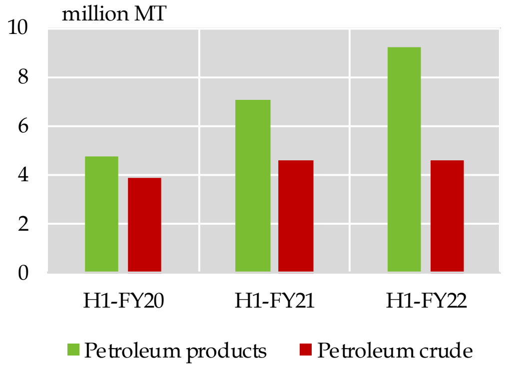

Source: PBS

ریفائنڈ (صاف شدہ) مصنوعات کی بڑھتی ہوئی درآمد کی وجہ استعداد کے مسائل ہیں۔ متعدد آئل ریفائنریز اب بھی مارکیٹ کی بدلتی ہوئی حرکیات اور ضوابطی اقدامات سے ہم آہنگی کی طرف گامزن ہیں جس کے لیے انہیں اپنے پلانٹس کو اپ گریڈ کرنے اور یورو-وی سے ہم آہنگ ایندھنوں کے مطابق پیداوار کو دوبارہ ترتیب دینے اور فرنس آئل سے احتراز کی ضرورت ہے۔[37]

مزید برآں، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران خاص طور پر آئی پی پیز کی جانب سے پست طلب کے باعث فرنس آئل کی پیداوار متاثر ہوئی۔ آئی پی پیز نے ریفائنریوں سے فرنس آئل خریدنے سے گریز کیا، جس کی وجہ سے اس کے ذخائر بہت زیادہ بڑھ گئے، اور کچھ ریفائنریوں نے ذخیرہ کرنے کی محدود گنجائش کے پیش نظر اپنے آپریشنز معطل کر دیے۔[38] نتیجتاً، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران فرنس آئل کی پیداوار میں 14.8 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 13.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔

شکل 2.14: غذائی شعبے کے منتخب اجزا کی نمو

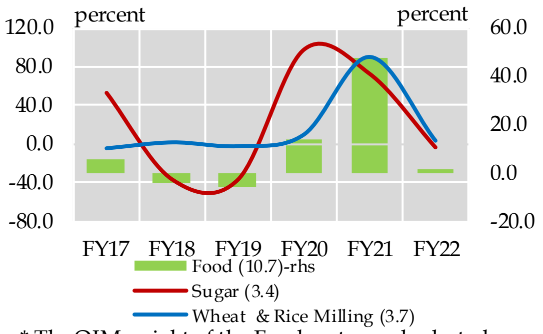

* The QIM weight of the Food sector and selected subsectors is given in parentheses

Source: PBS

ایک اور ممکنہ عامل یہ ہے کہ نظر ثانی شدہ چین پاکستان فری ٹریڈ ایگریمنٹ (سی پی ایف ٹی اے) کے تحت کسٹم ڈیوٹی سے استثنٰی کے بعد چین سے پیٹرول کی درآمد او ایم سیز کے لیے منافع بخش بن گئی ہے۔ اس سے چین سے موٹر اسپرٹ کی درآمدات بلحاظِ حجم میں پانچ گنا سے زائد اضافے کی وضاحت میں بھی مدد ملے گی، جو مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 0.3 ملین میٹرک ٹن سے بڑھ کر مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1.6 ملین میٹرک ٹن ہو گئی۔[39،40]

37 پس منظر کے لیے، دیکھیے، اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء میں باکس 2.1 (نہایت کم سلفر والے فیول (یو ایل ایس ایف) کی آمد اور گاڑیوں اور پیٹرولیم کی ملکی صنعتوں پر اس کے اثرات)۔

38 مثال کے طور پر، نومبر 2021ء سے بلند سلفر والے فرنس آئل کی مانگ میں کمی کی وجہ سے پاکستان ریفائنری لمیٹڈ (پی آر ایل) کو دسمبر 2021ء میں 16 دنوں کے لیے بند کر دیا گیا تھا۔ ماخذ: پاکستان ریفائنری لمیٹڈ کی ششماہی رپورٹ برائے دسمبر 2021ء۔

39 چین سے موٹر اسپرٹ کی درآمدات کے حصے میں نمایاں اضافہ ہوا جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ کر 33 فیصد ہو گیا جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 7 فیصد تھا۔

40 اس تیزی سے اضافے کے ساتھ کچھ واقعاتی شواہد جو کچھ متعلقہ فریقوں کے قابل اعتراض ٹرانسفر پرائسنگ یا اوور انوائسنگ میں ملوث ہونے کا امکان ظاہر کرتے تھے، کے باعث حکومت جنوری 2022ء میں پیٹرولیم کی درآمدات کے لیے سی پی ایف ٹی اے کے ممکنہ غلط استعمال کی تحقیقات شروع کرنے پر آمادہ ہو گئی۔

جدول 2.7: شعبۂ خدمات کے اظہاریے

	مالی سال 21ء			مالی سال 22ء		
	سہ1	سہ2	شش1	سہ1	سہ2	شش1
تھوک اور خردہ تجارت						
قرضوں کا شعبہ جاتی استعمال*– بہاؤ (ارب روپے)	17.7	12.5	30.2	21.5	33.9	55.4
درآمدات (ارب ڈالر)[الف]	11.3	13.2	24.5	18.7	22.1	40.8
نمو	*0.8*	*9.8*	*5.4*	*65.8*	*68.0*	*67.0*
بڑے پیمانے کی اشیا سازی (سال بسال نمو)	-2.6	5.5	1.5	9.7	5.6	7.5
زرعی قرضہ (اجرا-ارب روپے)	254.6	362.3	616.9	291.9	348.9	640.8
ایف ایم سی جی فروخت (سال بسال نمو)	22.7	18.0	20.3	21.0	18.8	19.9
ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری						
ٹرانسپورٹ شعبے کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت (ملین میٹرک ٹن)	3.7	4.1	7.9	4.4	4.4	8.8
نمو	*7.9*	*10.2*	*9.1*	*17.0*	*6.0*	*11.2*
تجارتی گاڑیوں کی فروخت (یونٹ)	6,618	7,677	14,295	12,330	11,272	23,602
نمو	*32.4*	*18.3*	*24.4*	*86.3*	*46.8*	*65.1*
ٹیلی ڈینسٹی (فیصد)	79.6	82.3	82.3	86.2	87.1	87.1
براڈ بینڈ صارفین (ملین)	87.0	93.0	93.0	107.6	109.6*	109.6*
مالیات اور بیمہ کی سرگرمیاں**						
اثاثہ جات (ارب روپے)**	23,808	25,124	25,124	28,790	30,058	30,058
ڈپازٹس (ارب روپے)***	17,543	18,519	18,519	20,516	21,720	21,720
اثاثوں پر منافع (فیصد)	1.1	1.0	1.0	0.9	1.0	1.0
ایکویٹی پر منافع (فیصد)	14.8	13.8	13.8	13.7	14.1	14.1
منافع بعد از ٹیکس (ارب روپے)	68.7	49.6	118.3	68.7	72.7	141.4
متعدی شرح	9.9	9.2	9.2	8.8	7.9	7.9
عمومی سرکاری خدمات						
عمومی سرکاری اور دفاعی اخراجات**** (ارب روپے)	313.4	368.6	682.0	351.2	379.2	730.4

*ڈیٹا برائے نومبر 2021ء ** صرف شعبۂ بینکاری *** آخر دسمبر 2021ء تک کے اسٹاک **** صرف وفاقی حکومت

ماخذ: بینک دولت پاکستان، [الف] پاکستان دفتر شماریات، آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل، پاکستان آٹو موٹیو مینو فیکچررز ایسوسی ایشن، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی، اور وزارت خزانہ

غذا

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران غذا کے شعبے میں 1.3 فیصد نمو ہوئی، جو کہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 48.0 فیصد تھی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے سروے میں رپورٹنگ یونٹس کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے، گندم اور چاول کی چھڑائی کرنے والے ذیلی شعبے میں نمو نے مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی غذائی شعبے کی نمو کو مہمیز دی تھی (**شکل 2.14**)۔ اس کے برعکس، موجودہ زیرِ جائزہ مدت کے دوران یہ نمو زیادہ پست تھی۔

مزید برآں، چینی کے ذیلی شعبے میں – جو وزن کے لحاظ سے خوراک کے شعبے کا دوسرا سب سے بڑا جزو ہے – مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 4.0 فیصد کی

کمی واقع ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 72.1 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس کی بنیادی وجہ گذشتہ برس کے مقابلے میں زیرِ جائزہ مدت کے دوران گنے کی پِڑائی کے موسم کے نسبتاً تاخیر سے آغاز کو قرار دیا گیا۔

2.4 خدمات

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران شعبۂ خدمات کے اظہاریوں نے سرگرمیوں میں توسیع دکھائی (**جدول 2.7**)۔ درآمدات میں نمایاں اضافے اور اجناس کی پیداوار کے شعبے میں اچھی نمو تھوک اور خردہ تجارت پر مثبت اثر کی علامت ہے۔ دورانِ مدت اقتصادی سرگرمیوں میں اضافے سے ٹرانسپورٹ کے شعبے کو بھی فائدہ ہوا۔ مزید برآں، شعبۂ بینکاری اور شعبۂ ابلاغ کے اظہاریے ان صنعتوں میں ترقی کا اشارہ دیتے ہیں۔

تھوک اور خردہ تجارت کے نیابتی اظہاریے اس شعبے میں ترقی کا پتا دیتے ہیں۔ اس کی وجہ مالی سال 22ء کے موسمِ خریف کے دوران فصلوں کے شعبے کی پیداوار میں بہتری تھی۔ مالی سال 22ء کے خریف کے دوران نفع آور فصلوں–چاول اور گنے–کی ریکارڈ پیداوار اور کپاس کی پیداوار میں اضافہ فصل کے شعبے میں مضبوط ترقی کی نشاندہی کرتا ہے۔ بنیادی طور پر گاڑیوں، فولاد اور ملبوسات کی صنعتوں کے باعث صنعتی شعبے میں، بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کی نمو مضبوط رہی۔ مزید برآں، دورانِ مدت نجی شعبے کے قرضوں کے بہاؤ میں تیزی آئی اور وہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 55.4 ارب روپے ہو گئے جبکہ گذشتہ برس یہ 30.2 ارب روپے تھے۔ دریں اثنا، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف ایم سی جی (عارضی صارفی مصنوعات کی) فرموں کی آمدنی میں اضافہ مضبوط رہا۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف ایم سی جی فرموں کی فروخت میں 19.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 20.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔[41]

ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری کے شعبے کے اظہاریوں سے بھی نمو میں اضافے کا پتا چلتا ہے۔ ٹرکوں اور ٹریکٹروں جیسی گاڑیوں کی فروخت میں اضافہ ظاہر کرتا ہے کہ گذشتہ برس کے مقابلے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران کمرشل سرگرمیوں میں اضافہ ہوا۔ سڑکوں پر نقل و حمل کے لیے پیٹرولیم کی فروخت کی مقدار میں اضافے سے اس کا مزید ثبوت ملا، جس میں گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 11.2 فیصد اضافہ ہوا۔ اسی طرح، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ہوابازی اور ریلوے کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں بھی گذشتہ برس کے مقابلے بالترتیب 46.4 اور 9.4 فیصد اضافہ ہوا۔ ہوابازی کی صنعت کو ملکی توانائی کی فروخت میں اضافہ نجی شعبے کی ایئر لائنز میں زیادہ نمایاں تھا، جیسا کہ گذشتہ برس کی فروخت کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 74.9 فیصد اضافے سے واضح ہے۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران اطلاعی اور ابلاغی شعبے میں سیلولر سروسز کی طلب مضبوط رہی۔ اسمارٹ لاک ڈاؤن، آن لائن تعلیم، اور ملک میں ای کامرس کے مسلسل اضافے کے تحت فاصلاتی ملازمت پر بڑھتے ہوئے انحصار کو اس کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ ایمازون، ایک معروف عالمی ای کامرس فرم، کے فروخت کنندگان کی فہرست میں پاکستان کی شمولیت نے بھی ای کامرس صنعت کی مدد میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔[42، 43] ٹیلی کام صنعت کے اظہاریے، جیسے ٹیلی گنجانیت اور سبسکرائبرز کی تعداد، بھی اس شعبے میں مثبت رجحانات کو نمایاں کرتی ہے۔ اس شعبے میں بڑھتی ہوئی سرگرمی کے مزید شواہد آئی سی ٹی برآمدات سے ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں، جو گذشتہ برس کے ایک ارب ڈالر کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1.3 ارب ڈالر تک بڑھ گئیں (**شکل 2.15**)۔ اس کی بیشتر وجہ تر سافٹ ویئر اور سافٹ ویئر کنسلٹنسی خدمات کی برآمد تھی۔

جدول 2.7 میں پیش کیے گئے مالیات اور بیمے کے شعبوں کی کارکردگی کے اظہاریوں سے صنعت میں نمو کا پتا چلتا ہے۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے

41 ملک میں 23 ایف ایم سی جی فرمز کے نمونے پر مبنی۔

42 ماخذ: وزارتِ کامرس

43 ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان (ٹی ڈی اے پی) اور چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں کی ڈویلپمنٹ اتھارٹی (اسمیڈا) نے خواہش مند افراد اور کاروباری اداروں کو ایمیزون پر فروخت کنندہ بننے کے لیے تربیتی کورسز کی پیشکش شروع کر دی۔

دوران مالی شعبے کا منافع 46.6 فیصد کے اضافے سے بڑھ کر 72.7 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ دورانِ مدت پست تموین / قرضہ منسوخی کے اخراجات اور غیر سودی آمدنی میں اضافے کے نتیجے میں منافع بڑھ گیا۔ اس کے علاوہ، متعدی شرح، جو پہلے کووڈ کے باعث ہونے والے مالی دباؤ کے درمیان بڑھ گئی تھی، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران مسلسل کم ہوتی رہی۔

شکل 2.15: آئی سی ٹی برآمدات

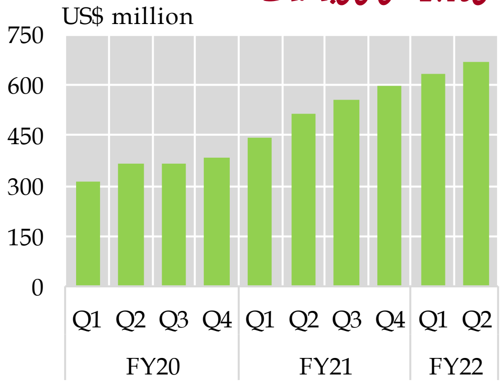

Source: SBP

زمین ڈاٹ کام کا رہائشی املاک کی قیمت کا اشاریہ بتاتا ہے کہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران حقیقی شعبے کی خدمات میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران جائیداد کی اوسط قیمتوں میں اوسطاً 25.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس یہ 7.1 فیصد تھا۔ رہائشی املاک کی قیمتوں میں یہ اضافہ اس مدت کے دوران ہونے والی مجموعی مہنگائی سے زیادہ تھا (**شکل 2.16**)۔ رسد اور طلب دونوں پہلوؤں کے عوامل تھے جس کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ تاہم، حکومت کی جانب سے رئیل اسٹیٹ ڈویلپرز کو پیش کردہ مراعات نے تعمیراتی اشیا- جیسا کہ سیمنٹ، فولاد، ایلومینیم، سینیٹری ویئر وغیرہ، کی قیمتوں میں اضافے کو جزوی طور پر زائل کر دیا۔ روپے کی قدر میں کمی اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ لاگت بڑھنے کے اہم عوامل تھے۔ تعمیراتی خام مال کی قیمتوں میں دسمبر 2021ء کے دوران سالانہ 11.4 فیصد سال بسال اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 3.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔[44]

شکل 2.16: رئیل اسٹیٹ کی قیمتوں میں اضافہ

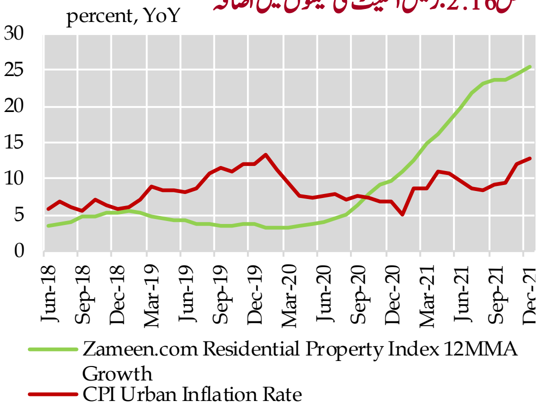

Source: Zameen.com

اسٹیٹ بینک کی میرا پاکستان میرا گھر اسکیم کے تحت رہن تک رسائی میں اضافے اور مارک اپ کی نسبتاً پست شرحوں نے املاک کی طلب میں بھی مدد کی جس کے نتیجے میں قیمتیں بھی بڑھ گئیں۔ اس کا اظہار ہاؤس بلڈنگ فنانس میں اضافے سے ہوتا ہے جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ کر 40.2 ارب روپے تک پہنچ گیا، جو کہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 6.4 ارب روپے تھا۔

طلب کے لحاظ سے، مالی سال 21ء کے دوران بینک کے قرضے تک آسان رسائی، پست شرح سود (بالخصوص مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں)، صحت مند معاشی نمو اور ترسیلات زر کی بلند آمد رئیل اسٹیٹ کی ملکی طلب میں سرایت کر گئی۔ مزید برآں، رئیل اسٹیٹ صارفین اس شعبے میں سرمایہ کاری کو قدر کے ذخیرے اور بلند مہنگائی کے وقت متبادل سرمایہ کاری کے طور پر دیکھتے ہیں اور اس رجحان نے طلب میں اضافے میں بھی کردار ادا کیا ہوگا۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران گوگل کمیونٹی کی نقل و حرکت کے اظہاریے بھی گذشتہ برس کے مقابلے میں خدمات کے شعبے میں نمو کا پتا دیتے ہیں۔ کریانہ اور فارمیسی اسٹورز، خردہ اور تفریح، ٹرانزٹ اسٹیشنز اور کام کی جگہوں کے دورے بڑھ گئے۔ پاکستان کی کارکردگی جنوبی ایشیا کی علاقائی اوسط سے نسبتاً بہتر

[44] ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

تھی، اور یہ خدمات کے زمرے میں سرگرمی پیدا کرنے میں بھی مددگار ہو گی (**شکل 2.17**)۔

شکل 2.17: جنوبی ایشیا کی طرح پاکستان میں گوگل نقل و حرکت میں تبدیلیاں (30 دنوں کی اوسط حرکت)

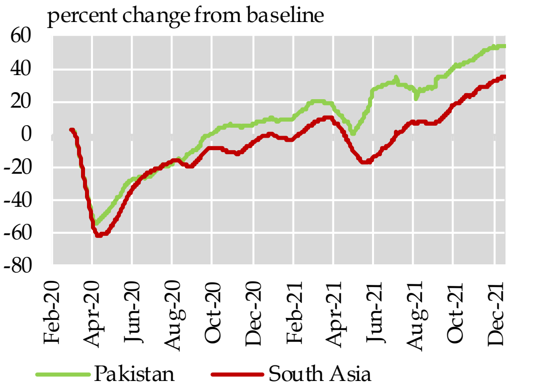

Source: Covid-19 Community Mobility Report

2.5 افرادی قوت کی منڈی

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان میں افرادی قوت کی منڈی کے اظہاریے نمو کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس اضافے کے رجحان کا اندازہ صنعتی روزگار کے اعداد و شمار، اسٹیٹ بینک کے سروے، اور پاکستان دفترِ شماریات کی اجرت / فیس کے ڈیٹا کی بنیاد پر لگایا گیا تھا۔ صنعتی شعبے نے پنجاب اور سندھ دونوں میں پیداوار میں اضافے کے ساتھ مزید کارکنوں کی خدمات حاصل کیں۔ دریں اثنا، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ کاروبار سروے (بی سی ایس) نے روزگار کی تخلیق کے حوالے سے جذبات میں نسبتاً بہتری کا اظہار کیا؛ تاہم، اس مدت کے دوران اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ صارف سروے میں ملازمت میں نمو کے حوالے سے تاثرات میں کمی دیکھی گئی۔ تعمیراتی شعبے کے مزدوروں کی اجرت اور خدمات کے شعبے میں مختلف پیشہ ور افراد کی طرف سے عائد کی جانے والی فیسیں نمو کی طرف اشارہ کرتی ہیں، تاہم اجرتوں اور عائد کردہ فیسوں میں نمو مختلف رہی۔

صنعتی روزگار

پنجاب اور سندھ کے صوبوں کے صنعتی روزگار کے اشاریے کی پیمائش کے مطابق، جولائی تا نومبر مالی سال 22ء کے دوران روزگار میں 4.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 2.6 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 2.18**)۔ اس عرصے کے دوران سندھ میں نمایاں طور پر زیادہ ملازمتیں دی گئیں، جبکہ مجموعی نمو میں ادویات سازی کے شعبے کا اہم حصہ تھا۔ سوتی ٹیکسٹائل کی صنعت میں ملازمتوں کی نمو بھی قابلِ ذکر رہی، جس میں دونوں خطوں میں زیادہ کارکنوں کی خدمات حاصل کی گئیں۔

شکل 2.18: پنجاب اور سندھ کا صنعتی روزگار اور ایل ایس ایم کا مشترکہ اشاریہ

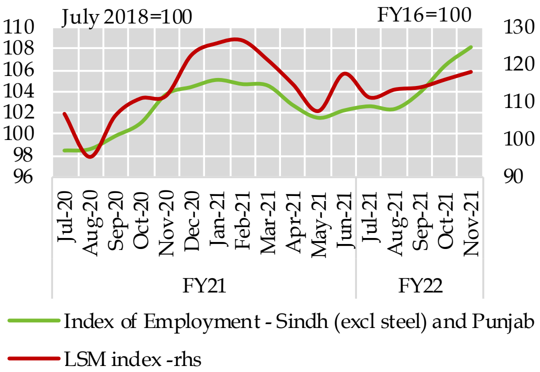

Source: Bureau of Statistics, Punjab, Bureau of Statisticcs Sindh and PBS

پنجاب

مجموعی طور پر، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کے مقابلے میں صنعتی شعبے کی جانب سے پنجاب میں زیادہ کارکنوں کی خدمات حاصل کی گئیں (**جدول 2.8**)۔ صنعتی پیداوار اور روزگار کے ماہانہ سروے کے ذریعے حاصل کیے گئے تخمینے کے مطابق جولائی تا نومبر کے دوران اس شعبے کے روزگار میں 1.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 1.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر برآمدی صنعتوں کی وجہ سے ہوا۔

دورانِ مدت ٹیکسٹائل اور گندم کی چھڑائی کرنے والی صنعت میں کارکنوں کی طلب مضبوط رہی، اگرچہ اس کی رفتار سست تھی۔ دوسری طرف مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران، چرمی جوتوں اور سیمنٹ میں ملازمتوں کی تخلیق میں تیزی سے

اضافہ ہوا۔ دریں اثنا، اگرچہ گنے کی فصل کی پیداوار گذشتہ برس کے مقابلے میں بہتر ہونے کا امکان ہے، تاہم اپ اسٹریم شوگر ملوں نے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم کارکنوں کی خدمات حاصل کیں۔

جدول 2.8: جولائی تا نومبر رکھے / نکالے گئے صنعتی کارکنوں کی اوسط تعداد

	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء
پنجاب	**4,290**	**4,423**
سوتی ٹیکسٹائل	2,150	1,434
گندم کی پسائی	1,282	1,265
شکر	5,267	-900
چرمی جوتے	-1,550	2,044
سیمنٹ	-607	447
دواسازی	264	19
گاڑیاں	1	5
سندھ*	**-955**	**13,152**
سوتی ٹیکسٹائل	-1,326	3,797
گندم کی پسائی	-1,621	3,732
شکر	728	92
چرمی جوتے	448	-2,493
سیمنٹ	411	9,791
دواسازی	796	-4,054

*ماسوائے فولاد کی صنعت

ماٰخذ: پنجاب دفتر شماریات، سندھ دفتر شماریات

ٹیکسٹائل صنعت کے کارکنوں میں اضافے سے اس شعبے کی پیداوار میں توسیع کی عکاسی ہوتی ہے جس میں جولائی تا نومبر مالی سال 22ء کے دوران 4.3 فیصد نمو ہوئی تھی جبکہ گذشتہ برس 2.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ مزید برآں، ملبوسات کی برآمدات اور اس کی پیداوار میں اضافے کا ڈاؤن اسٹریم ٹیکسٹائل اور جننگ کے شعبوں پر بھی مثبت اثر پڑا، جنھوں نے اس شعبے میں ملازمتوں کے مواقع بڑھانے میں بھی کردار ادا کیا ہے۔

جولائی تا نومبر مالی سال 22ء کے دوران چمڑے کی صنعت میں روزگار میں تیزی سے بحالی آئی۔ جوتوں کے ذیلی زمرے میں تیزی قابل ذکر تھی کیونکہ ملازمین کی اوسط تعداد میں 2044 کارکنوں کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس ان میں 1550 کارکنوں کی کمی آئی تھی۔ یہ اضافہ جوتے کی پیداوار سے ہم آہنگ ہے جس میں جولائی تا نومبر مالی سال 22ء کے دوران 19.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 43.5 فیصد کی کمی آئی تھی۔

مالی سال 22ء کے دوران صوبے میں چینی کی صنعت میں روزگار میں کمی کی وجہ چل کاری کے موسم کے تاخیر سے آغاز کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کی وجہ سے ملوں نے کم موسمی کارکنوں کی خدمات حاصل کیں۔ یہ گذشتہ موسم کے برعکس تھا جب پنجاب حکومت نے شوگر ملوں کو چل کاری شروع کرنے پر زور دینے کے لیے مہم چلائی جس نے اس مدت کے دوران ملازمتوں کے مواقع پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہوگا۔

سندھ

سندھ میں صنعتی روزگار کے بارے میں تازہ ترین اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ فرموں نے جولائی تا نومبر مالی سال 22ء میں 11.9 فیصد زیادہ کارکنوں کو ملازمت پر رکھا جبکہ گذشتہ برس 0.6 فیصد ملازم برطرف کیے گئے تھے۔ اس نمو کا محرک زیادہ تر ادویات سازی کے شعبے سے آیا جس نے اپنی مصنوعات کی ملکی اور غیر ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے مزید عملے کی خدمات حاصل کیں (**جدول 2.8**)۔

پنجاب کی طرح سندھ میں بھی، جولائی تا نومبر مالی سال 22ء کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے نے بھی روزگار میں اضافے میں حصہ لیا۔ دریں اثنا، جولائی تا نومبر مالی سال 22ء کے دوران گاڑیوں اور سیمنٹ کی صنعت میں مزید کارکنوں کو فارغ کیا گیا۔ اول الذکر صورت میں، دو عوامل کارفرما ہوسکتے ہیں: پارٹس کو مقامیانے میں کمی، اور سیمی کنڈکٹر چپس کی قلت۔ سیمنٹ کے ضمن میں، غیر ملکی طلب میں کمی، مال برداری کی لاگت میں اضافہ اس کی جزوی وجہ تھی، جنوب میں سیمنٹ سازوں کی مسدود نمو، وجوہات تھیں جن کی وجہ سے صوبے میں ملازمت سے نکالا گیا۔

اسٹیٹ بینک کے اعتماد سروے

جنوری 2022ء میں کیے گئے اسٹیٹ بینک اعتمادِ کاروبار سروے کے نتائج ماضی اور مستقبل کے تاثرات میں رجائیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جبکہ اسٹیٹ بینک

شکل 2.19 الف: صنعتی شعبے کے لیے اعتمادِ کاروبار سروے کا ملازمین کا اشاریہ

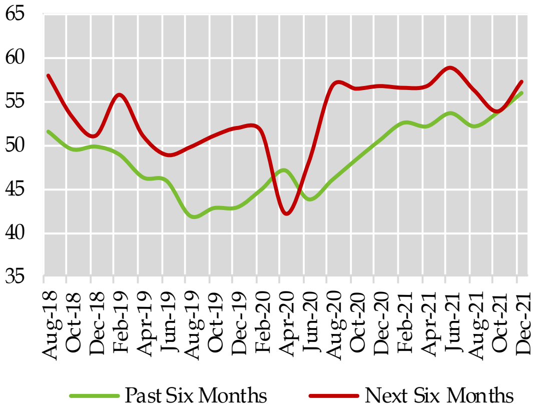

شکل 2.19 ب: شعبۂ خدمات کے لیے اعتمادِ کاروبار سروے کا ملازمین کا اشاریہ

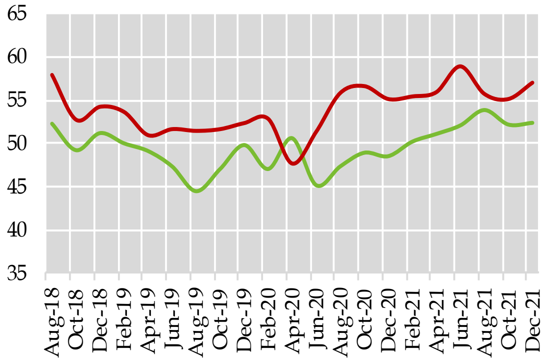

Source: State Bank of Pakistan

اعتمادِ صارف سروے کے نتائج نے ملکی افرادی قوت کی منڈی کے بارے میں ابتر ہوتی توقعات کا اشارہ دیا۔[45]

شکل 2.20: مستقبل کی بے روزگاری کا اشاریہ (اگلے چھ ماہ) – اسٹیٹ بینک کا صارفی اعتماد کا سروے

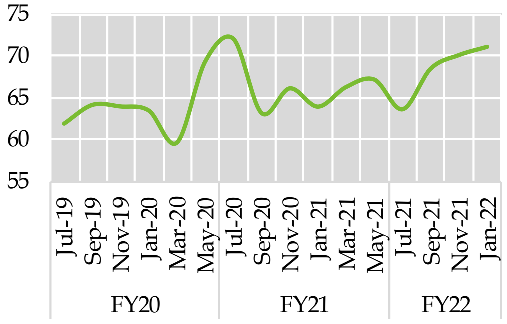

Source: SBP

جب ملک اپنی چوتھی کووڈ لہر سے گزر رہا تھا تو اگست 2021ء اور اکتوبر 2021ء کے دو ماہی اعتمادِ کاروبار سروے کے راؤنڈز میں ابتری کے مشاہدے کے بعد دسمبر 2021ء کے راؤنڈ میں ملکی افرادی قوت کی منڈی کے بارے میں مستقبل کی توقعات نمایاں طور پر بہتر ہوئیں (**شکل 2.19 الف اور ب**)۔ دریں اثنا، گذشتہ 6 مہینوں کے بارے میں تاثرات صرف اگست 2021ء میں خراب ہوئے، جبکہ اس کے بعد کے راؤنڈز میں کاروبار روزگار کی تخلیق کے حوالے سے پر امید تھے۔

اسٹیٹ بینک بی ایس سی کے شعبہ وار تجزیے کے لحاظ سے، اشیا سازی کے شعبے میں کاروباری خدمات کے شعبے سے زیادہ روزگار میں اضافے کے بارے میں زیادہ پر امید تھے۔ صنعتی شعبے کے لیے اعتمادِ کاروبار سروے کے راؤنڈز میں مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں جاب مارکیٹ کے بارے میں تاثرات بڑی حد تک رجائی رہے۔ تاہم، خدمات کے شعبے نے ملا جلا رجحان ظاہر کیا، کیونکہ روزگار کے بارے میں تاثرات کافی ماندر ہے جیسا کہ گذشتہ 6 مہینوں کے ڈفیوژن انڈیکس سے اندازہ لگایا گیا ہے جبکہ کاروبار اگلے 6 مہینوں میں ملازمت کے نئے مواقع کے بارے میں زیادہ پر امید تھے۔

[45] اعتمادِ کاروبار سروے اور اعتمادِ صارف سروے کے نتائج ڈفیوژن انڈیکس (ڈی آئی) فارمیٹ میں پیش کیے گئے ہیں، جو 0 اور 100 کے درمیان ہوتے ہیں۔ ڈی آئی کی وضاحت اس طرح کی جاسکتی ہے: 50 سے کم ڈی آئی ظاہر کرتا ہے کہ کریڈٹ / فنڈز کی دستیابی / قرض لینے کی لاگت کے بارے میں منفی خیالات کے مقابلے میں مثبت خیالات کم ہیں؛ 50 کے برابر ڈی آئی ظاہر کرتا ہے کہ مثبت خیالات اور منفی خیالات برابر ہیں۔ اور 50 سے زائد ڈی آئی ظاہر کرتا ہے کہ منفی خیالات کے مقابلے میں مثبت خیالات زیادہ ہیں۔

شکل 2.21: اجرتوں کا اشاریہ

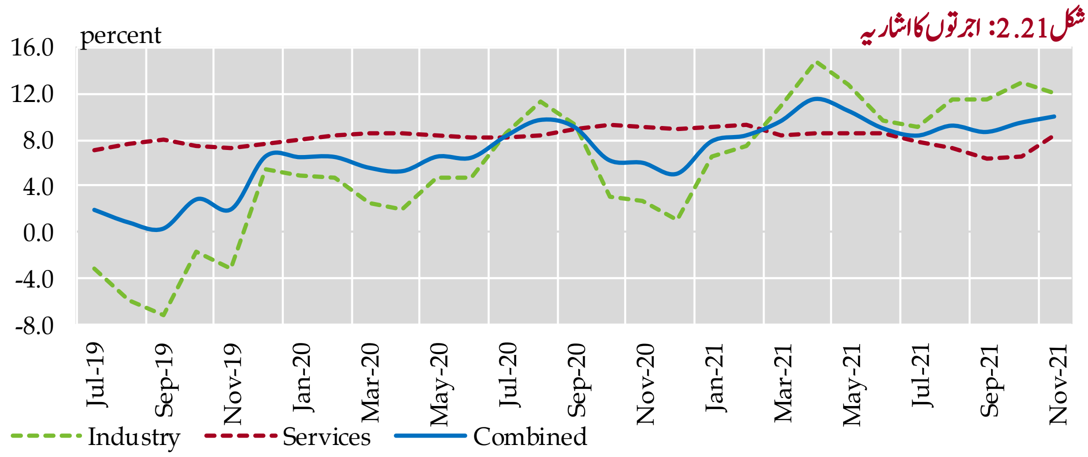

Source: Pakistan Bureau of Statistics, Bureau of Statistics -Punjab

دوسری طرف، صارفین کے ردعمل کا احاطہ کرتے ہوئے اعتمادِ صارف سروے کا نتیجہ جاب مارکیٹ کے امکانات کے بارے میں سازگار نہیں تھا(**شکل 2.20**)۔ صارفین ملک میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے بارے میں پر امید نہیں تھے کیونکہ مستقبل میں بے روزگاری کا اشاریہ مسلسل بڑھتا رہا۔[46]

اجرتیں

انڈیکس کے تخمینے کے مطابق، جولائی تا نومبر مالی سال 22ء کے دوران ملکی اجرتوں میں بڑھتا ہوا رجحان دکھائی دیا۔[47] اوسطاً، گذشتہ برس کے 7.9 فیصد اضافے کے مقابلے میں جولائی تا نومبر مالی سال 22ء کی مدت کے دوران مجموعی معاوضے میں 9.2 فیصد اضافہ ہوا(**شکل 2.21**)۔ تاہم، خدمات سے زیادہ صنعتی شعبے کی تنخواہوں میں اضافہ ہوا۔ اگرچہ اجرتوں میں اضافہ بظاہر متاثر کن ہے، تاہم حقیقی اجرت کا تجزیہ بتاتا ہے کہ ملکی افرادی قوت کی قوتِ خرید میں گذشتہ 4 سالوں میں قدرے کمی آئی۔

جولائی تا نومبر مالی سال 22ء کے دوران صنعتی شعبے کی اجرتوں میں 11.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 7.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ زیرِ جائزہ صنعتوں کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ نمو کا محرک چینی، کپاس، ادویات سازی اور سیمنٹ کی صنعتوں سے آیا، جب کہ خوردنی تیل، کھاد، تعمیرات اور سگریٹ کی صنعتوں میں نمو کم تھی (**شکل 2.22**)۔

46 مانکِو وغیرہم (2003ء) کے مطابق، اقتصادی حالات کے بارے میں صارفین اور کاروباری توقعات کے درمیان انحراف کوئی نیا رجحان نہیں ہے اور یہ کلی معاشی حرکیات کی کلید ہو سکتا ہے۔ معلومات کے ایک ہی دستیاب مجموعے کے اشتراک کے باوجود، اقتصادی ایجنٹوں سے توقعات مختلف ہوتی ہیں؛ اختلاف کی مقدار بڑی اور وقت کے ساتھ ساتھ مختلف ہو سکتی ہے، اور کچھ لوگ پرانی معلومات کی بنیاد پر توقعات قائم کرتے ہیں۔ (ماخذ: N.G. Mankiw, R. Reis and Justin Wolfers (2003). *Disagreement about inflation expectations.* NBER Chapters. NBER Macroeconomics Annual 2003, Volume 18, pages 209-270. Massachusetts, NBER.)

47 پاکستان میں اجرتوں کے ماہانہ تجزیے کے لیے، صنعت اور خدمات کے شعبے میں اجرتوں کے دستیاب اعداد و شمار کی بنیاد پر ایک اظہاری نامیہ اجرت کی شرح کے اشاریے کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ صنعتی شعبے کے لیے، پنجاب کے لیے کچھ بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے شعبوں (کپاس، خوردنی تیل، سیمنٹ، کھاد، ادویات، چینی اور سگریٹ) میں اجرتوں کا ڈیٹا پنجاب میں صنعتی پیداوار اور روزگار کے ماہانہ سروے، دفترِ شماریات واشاعت سے دستیاب تھا۔ تعمیراتی شعبے (جو صنعتی شعبے کا حصہ ہے) اور خدمات کے شعبے (درزی، ڈاکٹر کے کلینک کی فیس، دندان سازی کی خدمات، اسپتالوں کی خدمات، میکانکی خدمات، گھریلو ملازم، صفائی اور ڈُھلائی، کوڑا اٹھانا، ذاتی آرائش کی خدمات) کی اجرت کے لیے پاکستان دفترِ شماریات کے جاری کردہ ماہانہ پرائس سروے کا ڈیٹا استعمال کیا گیا۔ ان 17 ذیلی گروپوں کی اجرتوں کے لیے مالی سال 16ء کو اساسی سال کے طور پر استعمال کرتے ہوئے اجرت کا اشاریہ بنانے کے لیے استعمال کیا گیا، جو صارف اشاریہ قیمت کے لیے یکساں ہے۔ عام قیمت کی سطح کے لیے، ماہانہ تعدد پر دستیاب سب سے زیادہ جامع اشاریہ صارف اشاریہ قیمت ہے۔

خدمات کے شعبوں میں مختلف پیشوں کے لیے دستیاب اجرت کی شرح کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ جولائی تا نومبر مالی سال 22ء کے دوران نمو پست رہی۔ دورانِ مدت خدمات کے شعبے کے معاوضے کے اشاریے میں 7.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 8.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ڈاکٹروں، پرسنل گرومنگ کی خدمات اور درزیوں کی جانب سے وصول کی جانے والی فیس مکینکوں اور گھریلو ملازموں کی فیس سے زیادہ تھی (شکل 2.23)۔

شکل 2.22: صنعتی شعبے کی اجرتوں میں نمو

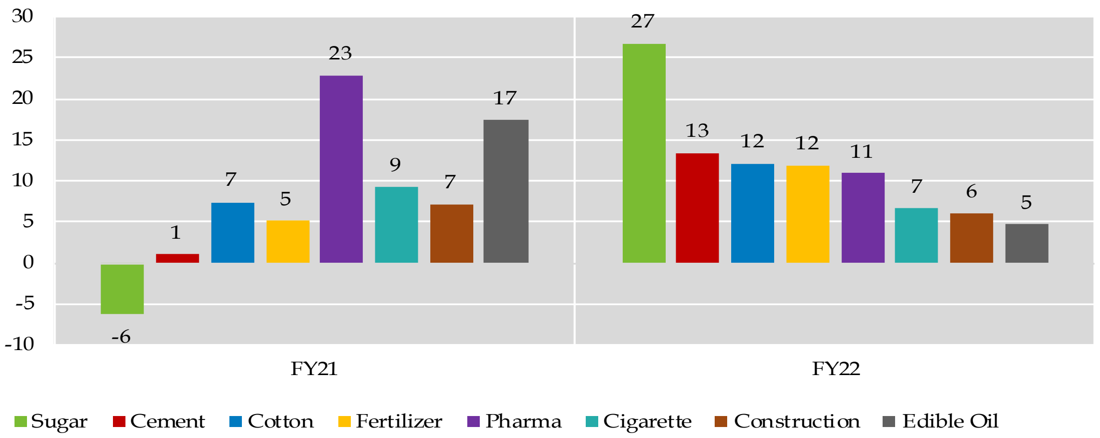

Source: Pakistan Bureau of Statistics, Bureau of Statistics -Punjab

شکل 2.23: شعبۂ خدمات کی اجرتوں میں نمو

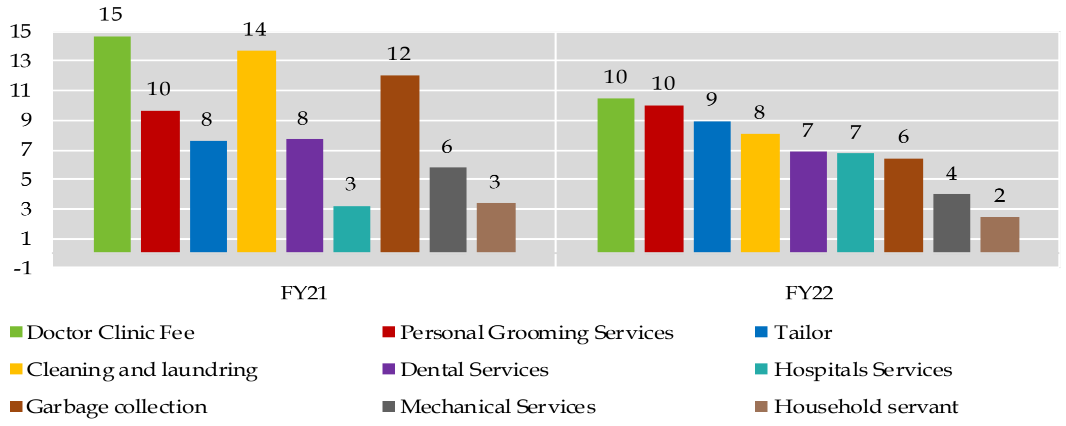

Source: Pakistan Bureau of Statistics